

کوئی فرقہ زائغہ و باطلہ کا آدمی ہمارے پیش آتا ہے یا ہماری مسجدوں میں نماز پڑھتا ہی
تو ہماری جوتیاں اور ان پلیدوں کے سر ہیں کس طرح سے یہ حق کے مستحق اور
دعویدار بن سکتے ہیں **دوسری دلیل** قرآن حکیم سے اہل سنت والجماعت،
کی حقانیت کی یہ ہے۔ هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ
کُلِّهٖ ۵ ترجمہ بہت بلند ہے وہ ذات جس نے بھیجا اپنے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کو ساتھ ہدایت اور دین و مذہب حق کے تاکہ غالب کرے اسکو اوپر تمام
مذاہب باطلہ کے و اعدائے دین کے پس مسلمانوں کو بنظر انصاف و ایمان دیکھنا
چاہیئے کہ آیا ہے کوئی فرقہ سوائے اہل سنت والجماعت کے کہ اس آیت مذکورہ بالا کا
مستحق اب تک رہا ہو؟ مگر نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ یہی فرقہ اہل سنت والجماعت ہے جو
صدہا سال سے اعدائے مذہب و مخالفین ملت محمدیہ سے (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) [illegible]
اب تک جہاد کرتا رہا اور کر رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت کرتا رہیگا۔ پس
وافسوس کہ کس طرح اور کس منہ سے یہ حقانیت کا دعوے کرتے ہیں حالانکہ اہل سنت
والجماعت کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہے ہیں ورنہ یہ تمام مذاہب زائغہ و باطلہ جمع
ہو کر بھی دشمنان اسلام کا ایک لقمہ بھی نہیں بن سکتے مگر گھر میں بیٹھ کر لاف زنی اور
بیہودہ و بے معنی دعووں پر بڑے ہوشیار ہیں **تیسری دلیل** اور وہ حدیث
آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ ترجمہ اختیار
کرو جماعت کو یعنی بڑے گروہ اور فرقہ کو جس میں عام مسلمانان و بزرگان دین و بندگان
خدا ہیں اور نہ ملو چھوٹے فرقوں اور گروہوں میں کہ وہ شیطان کے ہیں **چوتھی دلیل** اور
وہ حدیث آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مشکوٰۃ شریف میں ابن ماجہ سے منقول ہے
اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ
شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ فرمایا حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پیروی کرو اس بڑے
اور عظیم گروہ کی جس میں بہت خلق خدا و بزرگان دین و علما و صلحا اور بڑے بڑے نامدار بادشاہ ہوتے ہیں۔
ہیں پس تحقیق جو اس بڑے عظیم گروہ سے جدا ہوا پس ڈالا جائیگا آتش دوزخ میں

پس مسلمانان بنظر انصاف وایمان غور سے ملاحظہ کریں کہ تمام دنیا میں کون فرقہ سب سے بڑا عظیم اور ذیشان وشوکت وغلبہ ودبدبہ ہے. بلکہ فی الحقیقت یہ تمام فرقے تو اسی فرقۂ عظیم یعنی (اہل سنت والجماعت) سے نکل کر شیطانوں سے ملے۔ پس جس شہر یا بستی میں اہل سنت والجماعت کی لاکھوں کی آبادی ہے وہاں بمشکل سینکڑوں تک ان کی تعداد کی رسائی ہے. مگر یہ بھی صرف ہندوستان میں ہی کہ آزادی کا گھر ہے اس لئے کہ ہر ایک شخص یہاں خود مختار ہے اور اطراف ہندوستان وممالک اسلامیہ مثل دار السلطنت افغانستان و دولتِ عثمانیہ عرب شریف و شام وروم وغیرہ وہاں تو بعض فرقوں کی بو تک نہیں چہ جائیکہ یہ فرقے مشرق و مغرب کے مسلمان جو اہل سنت والجماعت ہیں اُنکے مقابلے میں دعوئے حقانیت کریں حالانکہ مثال ان تمام فرقوں کی مثل اس کیڑے کی ہے جو پتھر میں رہتا ہے۔ اور اس کے لئے وہی آسمان وزمین ہے چنانچہ یہی مثل قرآن حکیم نے بھی بیان فرمائی ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اور بنائی ہم نے آگے پیچھے اُنکے دیوار پس ڈھانپ لئے گئے وہ اس سے پس وہ نہیں دیکھ سکتے کچھ اور نہ سُن سکتے اور نہ سمجھ سکتے تو کیسے معلوم ہو ان کو شان وعظمت وحقانیت فرقہ اہل سنت والجماعت کا۔ پانچویں دلیل اور وہ آیت قرآن حکیم ہے جو پہلے دلائل کی تائید وتاکید کرتی ہے (چنانچہ ارشاد فرماتا ہے خداوند تعالیٰ اپنی کتاب حکیم میں (وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ) اور تحقیق لکھا ہم نے زبور شریف میں یہ کہ زمین کی بادشاہت اور خلافت میرے نیک وصالح بندے کرینگے پس مسلمان بنگاہ انصاف وایمان دیکھیں کہ آیا ہے کوئی فرقہ سوائے اہل سنت والجماعت جو تمام دنیا میں خلافت وبادشاہت کرتا رہا ہو اور کر رہا ہو مگر ہرگز ہرگز نہیں بلکہ یہی فرقہ اہل سنت والجماعۃ ہے جو آج تیرا سو (۱۳۰۰) سال سے خاص خدا تعالیٰ کے گھر کعبہ شریف اور اس کے رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مدینہ شریف میں بادشاہت وخلافت وامامت کرتا رہا اور کر رہا ہے

اور علاوہ اس کے تمام دنیا کی بادشاہت وخلافت کرتا رہا اور کرتا ہے جسکی نظیر وثبوت اب تک مغرب ومشرق میں موجود ہے جو سلطنت عثمانیہ شاہ روم ترکی اور دار السلطنت افغانستان سے مشہور ہے اور علاوہ اسکے ہر ملک میں چھوٹے چھوٹی بادشاہتیں وریاستیں بیشمار ہیں چھٹی دلیل ابوداؤد شریف کی حدیث ہے جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر فرقے دوزخی ہیں اور ایک جنتی اور وہ سب سے بڑا گروہ ہے جسمیں بحساب بندگان خدا اور بزرگان دین اور عام مسلمان ہوں۔ پس اگر مسلمان بنگاہ انصاف وایمان نظر غور فرمائیں تو یہ تمام بہتر فرقے فرقہ اہل سنتہ والجماعتہ کے عشر عشیر تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔ ساتویں دلیل اور وہ حدیث شریف وارشاد خاتم المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ یعنے ہمیشہ رہیگا ایک فرقہ حق پر امت میری سے اور جہاد کرتا رہیگا اور غالب فتحمند رہیگا ساتھ حق کے اوپر دشمنان دین ومذہب کے تا قیام قیامت پس اگر مسلمان بنظر غور وایمان دیکھیں تو کیا ہے کوئی فرقہ سوائے اہل سنت والجماعت کے جو دنیا کے کفار بادشاہوں سے جہاد کرتا رہا ہو اور فتح ونصرت پاتا رہا ہو مگر ہرگز ہرگز نہیں یہی فرقہ اہل سنت والجماعت ہے جس میں سینکڑوں تعداد کے بڑے بڑے نامور تاجدار بادشاہ ہو گذرے اور آج تک ہیں جو دنیا کے بڑے بڑے کفار بادشاہوں سے جہاد کرتے رہے اور بغیر اس فرقہ کے کسی فرقہ کو ایک گاؤں یا بستی بلکہ ایک چپہ زمین کی خلافت وبادشاہت بھی نہیں نصیب چہ جائیکہ وہ کفاروں سے جہاد ومقابلہ کریں جیسا کہ یہودیوں کے حق میں آیت قرآنی وارشاد خداوندی ہے کہ ان کو تا قیامت دنیا میں بادشاہت نہ ملیگی اور ذلیل وخوار اور گم نشان نیستی ونابودی کیحالت میں رہینگے پس حیف وافسوس ان پر کہ باوجود کچھ حیثیت نہ رکھنے کے اور فرقہ اہل سنت والجماعت کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے ہوئے اور پھر طرفہ یہ کہ حقانیت کے دعویدار ہیں آٹھویں دلیل حقانیت اہل سنت والجماعت کی یہ ہے کہ فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ یعنے بچا رکھو اپنے

نفسوں کو چھوٹی چھوٹی شاخوں اور چھوٹی چھوٹی ٹولیوں سے اور لازم جانو اپنے واسطے بڑی جماعت اور عام مسلمانوں کو جو بادشاہت اور سلطنت والے ہوں تانویں دلیل حقانیت اہل سنت والجماعت اور وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ یعنی نہیں جمع کریگا اللہ تعالیٰ امت میری کو گمراہی پر اور دست احسان ہے اللہ تعالیٰ کا بڑی جماعت پر خلافت و بادشاہت سے زمین میں اور حفظ و عصمت و نصرت سے اعدائے مذہب و دین پر پس جو ایک بالشت بھی علیحدہ ہوا (یعنے ایک ساعت) تو نکال دیا اس نے اپنی گردن سے ربقہ اسلام کا روایت کیا اسکو احمد و ابوداؤد و ترمذی شریف نے حضرت ابی ذر و حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ ذِیْ شَرِیْعَۃِ الطَّاہِرَۃِ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مجھ کو خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ میری امت نصف دن تک دنیا میں خوار و ذلیل نہ ہوگی اور اگر بعد بھی عمل صالح کرتے رہے تو پورا دن لوگوں میں خوار و خراب نہ ہونگے اور پورا دن خدا تعالے کے نزدیک ہزار سال کا ہے۔ اور نصف پانچ سو برس کا پس پانچ سو برس تک تمام دنیا میں اسلام ہی کا دبدبہ و بادشاہت و غلبہ رہا اور بعد میں کچھ نصرانیوں کی بو پھیلنے لگی مگر تاہم ہزار سال تک تمام دنیا میں اسلام کی بادشاہت و سلطنت رہی اور بڑے بڑے نامور و تاج دار بادشاہ رہے اور پھر بعد میں بوجہ پیروی خواہشات و شہوات اور کم دینی و غفلت مسلمانوں میں ضعف اور کمی پیدا ہونے لگی یہاں تک کہ آج بوجہ خواب و غفلت بہ حسرت رونے چلانے لگے جن کے حق میں قرآن حکیم یوں خبر دیتا ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِہِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ترجمہ پس پیدا ہوئے پیچھے ان کے جو نیکوکار و صالحین تھے ایسے خلف و نالائق جنہوں نے ضائع کیا نمازوں کو سستی اور غفلت سے اور پیروی اختیار کی شہوات اور خواہشات اپنی کی پس قریب ہے کہ ڈالے جائیں دوزخ میں اور حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ پھر پیچھے ان نیک بندوں کے

ایسے نالائق پیدا ہوں گے جو کچھ کہیں گے اس پر عمل نہ کرینگے خود اور کرینگے وہ کچھ جو نہ حکم دے گئے ہوں ساتھ اس کے شریعت کی طرف سے مثل رسومات جاہلانہ و افعال مبتدعانہ و منکرانہ کا حضرت مولی المسلمین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے یوں مروی ہے کہ فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّہٗ سَیَاْتِیْ زَمَانٌ عَلَی النَّاسِ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ وَلَا مِنَ الدِّیْنِ اِلَّا رَسْمُہٗ وَلَا مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا دَرْسُہٗ یَعْمُرُوْنَ مَسَاجِدَہُمْ وَہِیَ خَرَابٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اَشَرُّ اَہْلِ ذٰلِکَ الزَّمَانِ عُلَمَاءُہُمْ مِنْہُمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَاِلَیْہِمْ تَعُوْدُ۔ تحقیق ایک زمانہ ایسا آویگا لوگوں پر کہ نہ رہیگا اس وقت اسلام سے باقی مگر نام و نشان اور نہ رہیگا دین سے مگر رسم و نقل اور نہ رہیگا قرآن سے مگر درس و دستور بنائینگے مسجدیں خوبصورت اور زیادہ تر خالی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر و ہدایت سے بدترین اس زمانہ کے لوگوں میں جاننے والے اس زمانہ کے ہونگے انہی سے فتنے نکلینگے اور پھر انہی پر لوٹینگے احمد اور ابن ماجہ و ترمذی شریف میں بروایت زیاد و ابن لبید سے یوں مروی ہے کہ بیان فرمایا حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر زمانہ فتنہ کا پھر فرمایا وقوع فتنہ کا وقت اٹھ جانے اور چلا جانے علم کے ہے عرض کی راوی نے یا رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کس طرح چلا جاویگا علم حالانکہ پڑھتے ہیں ہم قرآن اور پڑھاتے ہیں اپنی اولاد کو اور پڑھائینگے وہ اپنی اولاد کو اور جاری رہیگا یہ طریق و سلسلہ تا قیامت فرمایا میں تو تجھ کو مدینہ کے عالموں میں بڑا سمجھا تھا۔ کیا نہیں یہ جماعت یہود اور نصاریٰ کی پڑھتے ہیں تورات اور انجیل اور نہیں عمل کرتے کسی چیز پر اس میں سے شرح مشکوٰۃ شریف شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ جب مسلمان اپنے نبی کی پوری پیروی کرتے رہینگے تو دشمنوں پر فتح مند رہینگے اور کسی قسم کا آفات و عذاب ان پر نہ نازل ہوگا۔ اور جب چھوڑ دینگے اپنے نبی کی پیروی اور اختیار کرینگے پیروی اپنی خواہشات و رسومات جاہلانہ و افعال بدعت تو چھین لیگا ان سے اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو مثل حفظ و عصمت شر دشمن سے اور فتح و نصرت دشمن پر خلافت و سلطنت زمین میں اور دبدبہ و رعب

ان کا کفاروں پر اور نازل کریگا ان پر طرح طرح کے عذاب خشکی اور دریا میں اور نکال
لائیگا انکو باہر اس راستہ سے جس پر خدا تعالےٰ کا رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ واٰلہ
وسلم اور اس کے اصحاب تھے۔ ابوداؤد شریف میں مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے یوں مروی ہے کہ فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں آئیگی قیامت
جب تک نہ مل جائیں بعض قبائل امت میری کے مشرکوں سے اور جب تک
بت پرستی نہ کرلیں یعنے اتحاد اور دوستی پیدا کرنا یا انکے افعال و رسوم کرنا اور ان سے
عمل و شباہت میں ملجانا۔ پس جاننا چاہیئے کہ دار مدار اسلام و ایمان تین اصولوں
پر ہے اصل اول عمل صالح مثل نماز روزہ حج زکوٰۃ و توحید اصل دوم خوف خدا و روز
قیامت کا اصل سوم امید بخشش و رحمت الہی پس اصل اول عمل صالح کہ جزو ایمان ہے
اس کے بیان میں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَّیطٰنِ
الرَّجِیمِ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَن یُّترَکُوا اَن یَّقُولُوا اٰمَنَّا وَ
ھُم لَا یُفتَنُونَ ۝ وَلَقَد فَتَنَّا الَّذِینَ مِن قَبلِھِم فَلَیَعلَمَنَّ الَّذِینَ صَدَقُوا وَلَیَعلَمَنَّ
الکٰذِبِینَ ۝ ترجمہ کیا صرف یہی سمجھ بیٹھے لوگ کہ انکے صرف اسی اقرار پر کہ ہم خدا تعالےٰ
اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ انکو چھوڑ دیا جائے اور وہ
صرف اس اقرار سے بن عمل چھٹکارا اور خلاصی پائیں نہیں بلکہ ہم نے تو ان سے پہلے
لوگوں کی آزمائش کی پس معلوم کرکے رہینگے انکو جو صادق ہیں اپنے قول و اقرار پر
اور انکو جو جھوٹے ہیں خَلَقَ المَوتَ وَالحَیٰوۃَ لِیَبلُوَکُم اَیُّکُم اَحسَنُ عَمَلًا ۝ ہم نے
تو موت اور زندگی اس غرض سے پیدا کی تاکہ معلوم کریں ہم کہ کون تمہارا اچھا ہے عمل
صالح میں وَمَا خَلَقتُ الجِنَّ وَالاِنسَ اِلَّا لِیَعبُدُونِ ۝ نہیں پیدا فرمایا ہم نے جن
و انسان مگر صرف اپنی عبادت کی غرض سے مَا اُرِیدُ مِنھُم مِّن رِّزقٍ وَّمَا اُرِیدُ اَن
یُّطعِمُونَ ۝ ہم تو ان سے کوئی رزق کے طلبگار نہیں اور نہ اس بات کے کہ ہمیں
کھلائیں پلائیں۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو القُوَّۃِ المَتِینُ۔ بلکہ اللہ تعالےٰ تو خود رزاق
صاحب قوت محکم اور عظیم ہے کہ نازل فرماتا ہے آسمان سے برف و بارش پس جمع

رکھتا ہے خزانہ برف سے اونچے زمینوں اور پہاڑوں میں موسم سردی میں ایک مدت
پھر جاری رکھتا ہے۔ اس سے ہر ملک میں دریا و نہریں اور بارش برساتا ہے تو
بھر دیتا ہے تالابوں اور حوضوں کو اور بعض جگہ جذب کرلیتی ہے زمین پانی کو
پس وقت پر نہ ہونے بارش کے نکلتے ہیں زمین سے کنوئیں اور چشمے وغیرہ پس پلاتے
ہیں لوگ خشک زمینوں کو اس سے اور اگاتی ہے زمین اپنے پیٹ سے رنگ برنگی
سبزی جو ذائقہ و لذت اور رنگ میں ایک دوسرے سے نہیں ملتی اور ارشاد فرماتے
ہیں۔ یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تُلھِکُم اَموَالُکُم وَلَا اَولَادُکُم عَن ذِکرِ اللّٰہِ وَمَن
یَّفعَل ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الخٰسِرُونَ اے ایمان والو لوگو کہیں نہ غافل کرے تم کو
مال و اولاد تمہارا نماز و یاد خدا سے پس جو غافل رہا نماز و یاد خدا سے تو وہی دوزخی
ہے وَالوَزنُ یَومَئِذِنِ الحَقُّ ۝ فَاَمَّا مَن ثَقُلَت مَوَازِینُہٗ فَھُوَ فِی عِیشَۃٍ الرَّاضِیَۃٍ اور
دن قیامت کو وزن نیکی اور بدی کا ضرور ہے پس جس کسی کی نیکی میزان میں زیادہ ہوئی
تو وہ ہمیشہ کے لئے خوشی میں رہیگا وَاَمَّا مَن خَفَّت مَوَازِینُہٗ فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ اور جس کی
بدی تول میں زیادہ نکلی تو ماں اس کی ہاویہ ہے یعنے ٹھکانا اسکا ہاویہ ہے جو بہت ہی
سخت گرم آگ کی جگہ ہے۔ لَا یَمُوتُ فِیھَا وَلَا یَحیٰی جس میں نہ تو زندہ رہ سکیگا اور نہ
مریگا بلکہ دائم عذاب میں رہیگا۔ چونکہ اصل پہلا عمل صالح میں ہے جو جزو ایمان ہے
اور عمل صالح کا دار و مدار عقاید کی درستی اور پانچ بناء ارکان اسلام پر ہے کہ بغیر درستی
عقاید و ارکان اسلام کہ نماز روزہ حج زکوٰۃ و توحید ہے کوی عمل صالح خدا تعالےٰ
کے دربار میں قبولیت کا درجہ نہیں پاسکتا مثلاً اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا تو اسکا روزہ
حج زکوٰۃ یا دوسری نیکی قبولیت کا درجہ نہیں پاسکتیں اسی طرح اگر کوئی نماز پڑھتا ہے
مگر زکوٰۃ نہیں دیتا تو اس کا نماز روزہ قبول نہیں۔ اور اسی طرح اگر عقائد درست نہیں
تو کوئی عمل مثل نماز روزہ صدقہ خیرات وغیرہ مقبول نہیں اس لئے مختصر طور پر چند عقائد
ضروریہ اور پانچ ارکان اسلام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور مختصر طور پر انکے
حق میں خبر غیب کی پیشنگوئی قرآن سے بیان کی جاتی ہے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ

الرَّحِیمِ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْکِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ ھٰذَا الْاَدْنٰی وَ
یَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَا پس پیدا ہوئے پیچھے نیک اور صالح بندوں کے ایسے نالائق کہ اختیار
کرتے ہیں مال متاع اس دنیا فانی کا اور مشغول رہتے ہیں کاروبار دنیا فانی میں اور
غافل ہیں عمل صالح نماز و روزہ سے وَیَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَا اور پھر طرفہ یہ کہ کہتے ہیں کہ
بخشش ہوگی ہماری (یہ نہیں ہو سکتا بلکہ) فَسَاَکْتُبُھَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالَّذِیْنَ
ھُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۚ میں نے تو اپنی رحمت و بخشش کا وعدہ ان کے لئے لکھا ہے جو ڈرتے
ہیں مجھ سے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور میری آیتوں پر ایمان لاکر عمل کرتے ہیں دوسری
جگہ قرآن حکیم میں بطور پیشینگوئی یوں خبر دیا جاتا ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا
الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۙ پس پیدا ہوئے اور جانشین ہوئے
میرے نیک اور صالح بندوں کے ایسے نالائق جو ضائع کرتے ہیں نمازوں کو سستی
اور بے پروائی اور غفلت میں اور پیروی اختیار کرتے ہیں خواہشات اپنی کی تو قریب
ہے کہ ڈالے جائیں غیّ میں یہ ایک وادی ہے جہنم میں جس کی گرمی اور گہرائی سب
سے زیادہ ہے اور اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ھبھب ہے جب جہنم کی آگ
بجھنے لگتی ہے تو اللہ تعالےٰ اس کوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے بدستور آگ بھڑکنے
لگتی ہے یہ کنواں بے نماز زانی شرابی سود خوار اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے
ہے خدا تعالیٰ مومنوں کو اس سے بچائے اور دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ قیامت
میں سب مخلوق کو سجدہ کے لئے خدائے رحمٰن کے آگے پکارا جائیگا تو جو نماز نہیں پڑھتے
انکی پیٹ مثل تختۂ لوہے کے بنجائیگی جسکی وجہ سے ذلیل اور شرمندہ ہو کر سجدہ نہ کر
سکینگے بلکہ جو نماز نہیں پڑھتا اسکے حق میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما
گئے ہیں کہ وہ مسلمانوں میں نہیں اٹھایا جائیگا اور ان سخت کافروں کے ساتھ اٹھایا
جائیگا جو دنیا میں خدائی دعوے کرتے رہے مثل شداد نمرود فرعون ہامان وغیرہ اور
انکے لئے کسی پیغمبر کی شفاعت نہ ہوگی۔ بلکہ قبروں سے خنزیروں کی شکل پر اٹھائے
جائینگے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے فَمَا تَنْفَعُھُمْ شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیْنَ پس نہ نفع دیگی

انکو کسی کی شفاعت اور نہ کوئی کریگا انکے لئے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ
جو نمازی نہیں۔ اسکے لئے اسلام میں کچھ حصہ نہیں الغرض نماز ایک ایسی چیز ہے جسکا
ذکر بار بار بلکہ سات سو بار قرآن مجید میں اللہ جل جلالہٗ بیان فرما چکا ہے
اور پروردگار جل جلالہ کو سب عبادتوں میں یہ بہت پیاری ہے کہ تمام عبادتوں کا
اصل اور مغز یہی ہے اس لئے کہ جس زمین پر پاؤں سے چلتا ہے اس پر اپنا سر
رکھکر مولیٰ تعالیٰ کے آگے سجدہ کرتا ہے اور اس کی پاکی و عظمت و شان بیان کرتا
ہے اور اپنی عجز و انکساری و خاکساری کا اقرار کرتا ہے اپنے مالک خالق سے کہ اسی
زمین سے مجھ کو پیدا کیا اور پھر اسمیں جاؤنگا اور پھر اس سے نکالا جاؤنگا۔ اور سب چیزوں
کی ملکیت اور وراثت خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور اسی طرح دن رات میں پانچ دفعہ
اپنے مولیٰ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر اقرار و مناجات کرتا ہے۔ اس لئے حدیث
شریف میں ہے کہ نماز مومنوں کا معراج ہے جو دن رات میں پانچ دفعہ اس کو نصیب
ہوتی ہے پس کیسا ہی بدبخت ہے وہ جن کو نہیں نصیب معراج اپنے رب تعالےٰ
سے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب تک نمازی نماز میں حضور قلب اور
خشوع کیساتھ رہ سکتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو نظر شفقت و رحمت سے دیکھتے رہتے
ہیں اور اسکے سر پر دست رحمت رکھتے ہیں اکثر اماموں نے بے نماز کو قتل کرنیکا حکم
دیا ہے اس لئے کہ یہ پلید خدا تعالیٰ کا رزق کھاتا ہے اور اسکی زمین پر چلتا ہے اور
پھر اسکا حکم نہیں مانتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی عمل کے چھوڑنے کو سخت
کفر نہیں جانتے تھے سوائے نماز کے اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ بے نماز کو
کافر کہتے رہے مثل امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنکے مطابق
مرضی قرآن مجید میں کئی حکم نازل ہوئے ہیں اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام مثل عبد
الرحمٰن بن عوف و عبداللہ ابن مسعود و عالم القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس
و جابر بن عبداللہ و ابوہریرہ و معاذ بن جبل وغیرہ رضی اللہ عنہم چنانچہ حضرت
غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب میں یوں لکھتے ہیں

کہ بے نماز کا جنازہ نہ پڑھا جائے اور نہ اسکو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے اور جیسے نماز کے حق میں سخت شدید تاکیدیں اور حکم قرآن مجید میں وارد ہیں اسی طرح زکوٰۃ کے لئے سخت شدید تاکید اور حکم وارد ہیں مگر یہاں مختصر طور پر ایک دو آیت قرآنی وحدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کئے جاتے ہیں تاکہ مقصد رسالہ ہذا پورا ہو چنانچہ سیپارۂ چہارم کی پہلی آیت میں یوں ارشاد ہوتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۵ ترجمہ ہرگز نور ایمان نہ پاؤگے جب تک کہ نہ ادا کرو زکوٰۃ دوسری آیت میں یوں ارشاد ہوتا ہے یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ترجمہ دن قیامت کو وہی مال جسکی زکوٰۃ نہیں ادا کرتا رہا دوزخ سے گرم کرکے داغ لگائے جائینگے بے زکوٰۃ کے پیشانی اور کروٹوں اور پیٹوں پر ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ۵ اور ان سے بطور سرزنش اور ملامت کرنے یہ کہا جائیگا یہ وہی مال ہے تمہارا جس کو جمع کرتے تھے تم اور اس میں سے زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ پس آج چکھو سزا اس کی جس کو جمع کرتے رہے تم اور پچاس ہزار سال تک ایسی سزا میں مبتلا رہو کہ جب تک دوسرے لوگوں کا حساب وکتاب نہ ہولے جس کی مدت پچاس ہزار سال مقرر ہے اور بعد پچاس ہزار سال کے اس بے زکوٰۃ کی میزان بدی اگر زیادہ اور بھاری نکلا تو دوزخ کی طرف دھکیل دیا جائیگا۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا زَکٰوۃَ لَہٗ یعنے جو زکوٰۃ نہیں دیتا اسکا ایمان نہیں دوسری حدیث شریف میں آیا ہے کہ نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ کسی کا ایمان جب تک نہ دیوے زکوٰۃ اور یہی حکم پچھلی آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا کا ہے اور جیسے نماز وزکوٰۃ کے بارے میں بہت سخت تاکید ہے اور وعیدیں قرآن وحدیث میں آئی ہیں ویسا ہی روزۂ ماہ رمضان وحج کعبہ کے لئے الغرض ان چہار ارکانوں میں سے یعنے نماز زکوٰۃ روزہ حج میں سے ایک بھی کوئی نہ ادا کرتا ہو تو اس کا کوئی عمل صالح خدا تعالےٰ کے دربار میں نہیں قبول مگر حج کا بوجہ عذر شرعی یا دولت

کے نہ ہونے سے نہ ادا ہونا معاف ہے کہ اسکے لئے دولت اور طاقت کی شرط ہے۔ جیسے جمعہ کی فرضیت کے لئے شرطیں ہیں پس اگر باوجود طاقت و دولت اور نہ ہونے کسی عذر شرعی کے نہ ادا کیا جائے تو قیامت کو امت محمدیہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم میں نہ اٹھایا جائیگا۔ اصل پہلا عمل صالح کا جس پر دار مدار ومبنا ایمان ہے ختم ہوا اور اب اصل دوسرا خوف کا کہ وہ بھی جزو ایمان ہے بیان کیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۵ مجھ سے ڈرتے رہو اگر تم مومن ہو پس خوف خدا تعالےٰ اور دن قیامت سے شرط اور جزو ایمان ثابت ہوا جیسا کہ دوسری جگہ میں ارشاد ہوتا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰى ترجمہ جو ڈرتا رہا خدا تعالےٰ کے آگے حساب دینے کے لئے کھڑے ہونے سے قیامت کو اور اس خوف کی وجہ سے روک رکھا نفس اپنے کو خواہشوں اور گناہوں سے تو اسی کا ٹھکانا جنت ہے اور برعکس اسکے جو نہ ڈرتا رہا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰى پس تحقیق دوزخ ہی ٹھکانا ہے اسکا اور حدیث شریف میں وارد ہے اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنے ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے تو معلوم ہوا جو خدا تعالیٰ اور دن قیامت سے ڈرتا نہیں وہ مومن نہیں اور قرآن شریف کی آخری آیت اور وحی میں یوں خدا تعالےٰ نصیحت ارشاد فرماتا ہے وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَى اللّٰہِ ترجمہ ڈرتے رہو اس دن سے جس میں لوٹنا ہے خدا تعالےٰ کی طرف یعنے قیامت کہ اس دن ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا۔ اصل دوسرا خوف کا کہ شرط وجزو ایمان ہے ختم ہوا اب اصل تیسرا امید بخشش ورحمت کا بیان کیا جاتا ہے اور اس کے حق میں یوں ارشاد خداوندی ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ۵ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ترجمہ نا امید مت ہو تو بہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کہ تحقیق تمہارے توبہ پر بخشدیگا اللہ تعالیٰ تمام گناہ تمہارے کہ تحقیق وہ ذات غفور الرحیم ہے مگر توبہ کرکے رجوع ہو جاؤ خدا تعالےٰ کی طرف پہلے آنے عذاب سے پھر تمہاری بخشش ومدد نہ ہوگی۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے وَاَنِیْبُوْا اِلٰى رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَہٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ

يَاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ لوٹ جاؤ رب اپنے کی طرف تائب ہو کر اور فرمانبردار ہو کر پہلے آنے عذاب الٰہی کے اچانک نہیں تو پھر تمہاری مدد و بخشش نہ ہوگی۔ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں سے آخر کار کوئی کہنے لگے ہائے افسوس میری اس کم فہمی و کم عقلی پر جو میں نے سمجھ رکھی تھی خدا تعالے کے حق میں ناجائز و بے فائدہ امید سے بن عمل صالح اور تحقیق میں تو البتہ تمسخر کرنیوالوں میں سے تھا۔ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ یا کہیں پھر کہنے لگے اگر مجھ کو بھی اللہ ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یا عذاب الٰہی سامنے آموجود ہونے پر دیکھ کر لگے کہنے کاش اگر مجھ کو دنیا کی طرف پھر لوٹنا نصیب ہو تو میں بھی نیک بنکر نیکوں کے ٹولے میں ہو جاتا یا موت کو دیکھ کر لگے کہنے اے رب میرے لوٹا دے مجھ کو تاکہ اب عمل صالح کرتا رہوں اسمیں جسکو چھوڑ آیا ہوں (یعنے دنیا) بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ یہ نہیں ہو سکتا بلکہ آئیں تیرے پاس آئتیں میری پس جھٹلایا تو نے انکو اور بے پرواہی کی تو نے اور تھا تو بھی ایک منکروں سے جب نوح علی نبینا و علیہ السلام نے اپنے لڑکے کنعان کے حق میں بخشش اور عذاب سے نجات کی عرض کی تو ارشاد ہوا اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ مجھ سے مت سوال کر اسکے حق میں بخشش اور نجات کی کہ اس کے عمل نیک نہیں ہیں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں یہ نہ ہو کہ پیغمبری سے تجھ کو محروم کر دیا جائے فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ پس جو کوئی رب اپنے سے ملنے کی اور اسکی بخشش و رحمت کی امید رکھتا ہے تو اسے چاہیئے کہ عمل صالح کرتا رہے اور اسمیں ریاکاری و سستی نہ کرے کہ ایسے عمل خدا تعالیٰ کو قبول نہیں پس معلوم رہے کہ توبہ کے سوا بخشش و رحمت خداوندی کے لئے کوئی وسیلہ نہیں پس اگر کوئی کہے کہ مجھ کو توبہ سے یہ امر مانع ہے .... دل میں گذرتا ہے کہ میں پھر گناہ کرونگا۔

تو ایسی توبہ سے کیا فائدہ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک شیطانی وسوسہ اور دھوکا ہے یہ کس طرح معلوم ہوا کہ دوسرے گناہ کرنے تک زندہ رہیگا شاید توبہ کرنے کے بعد ہی مر جاوے اور دوسرے گناہ کی نوبت نہ پہنچے باقی رہی یہ بات کہ اس بات کا خوف ہے کہ دوبارہ گناہ میں ملوث نہ ہو جاؤں تو چاہیئے کہ اپنے دل سے سچی توبہ کر لیوے پورا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر یہ توبہ پوری اور ثابت رہی تو یہی غرض و مقصد تھا۔ اور اگر ثابت نہ رہی تب بھی سچی توبہ سے پہلے گناہ سے پاک ہوا صرف نیا گناہ باقی رہا اور اس کا علم نہیں کہ پھر گناہ کا نوبت آئیگا یا پہلے مر جائیگا تو یہ کتنا بڑا فائدہ حاصل ہوا۔ گناہوں کیوجہ سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دل پر سخت پردے پڑ جاتے ہیں جس سے انسان ہدایت و معرفت و انوار الٰہی نہیں حاصل کر سکتا اور خدا تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بے بہرہ رہ کر غفلت میں پڑا رہتا ہے اور اس کے دل پر بے ہدایتی کی مہر لگ جاتی ہے جسکی وجہ سے وہ بے ڈر ہو جاتا ہے اور آخرت سے غافل و بے خبر ہو جاتا ہے اور گناہ کرنا کچھ چیز نہیں سمجھتا تو ایسے شخص کے حق میں خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ یعنے اللہ تعالے نہیں ہدایت کرتا قوم نافرمان کو اور جو نافرمان ہو اسکے لئے قرآن بھی ہدایت نہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یعنے یہ قرآن مجید تو متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو خدا تعالے سے ڈرتے ہوں اور نمازوں پر پابندی کرتے ہوں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہوں پس جب بندہ توبہ کرے اور استغفار پڑھتا ہے تو دل کی سیاہی دور ہوتی جاتی ہے اور پردے دور ہوتے جاتے ہیں تو جتنی صفائی ہوتی رہے اسی قدر بندہ خدا تعالے سے ڈرتا رہتا ہے اور ہر وقت موت کا خیال لگا رہتا ہے اور آخرت و دن قیامت کو یاد رکھتا ہے اور گناہوں سے بھاگتا ہے اور ڈرتا ہے یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے گناہ اس کو بڑے نظر آتے ہیں اور خوف خدا سے اور عذاب قیامت سے ڈر کیوجہ سے اسکے نزدیک

نہیں جاسکتا اور اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس پر روتا ہے اور ڈرتا ہے اور پشیمان ہوتا ہے اور اپنے نفس کو بہت ملامت کرتا ہے ایسے لوگوں کے نفس کا نام لوّامہ ہے جس کے معنے ہیں بیحد زیادہ ملامت کرنے والا اپنے نفس کو اسلئے خدا تعالےٰ نے اس نفس کی قسم کھائی ہے جیسا کہ آیا ہے قرآن مجید میں آخر سورہ قیامہ کے لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ط اور جب نیکی میں زیادتی کرنے لگتا ہے اور ہر دم ذکر خدا تعالیٰ میں مشغول رہتا ہے تو یہ نفس دوسرے نفس سے بدل جاتا ہے۔ جیسا گناہ کرنے والے کا نفس پہلے نفس امارہ ہوتا ہے یعنے ہر وقت گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ کرواتا ہے پھر توبہ و استغفار کے ورد رکھنے اور عمل صالح کرنے سے بدل کر لوامہ ہو جاتا ہے اسی طرح ہر وقت نیکی اور ذکر خدا تعالےٰ کے کرنے سے یہ نفس لوامہ نفس ملہمہ سے بدلجاتا ہے جسکے معنے ہیں کہ اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا رہتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں خداوند تعالےٰ فرماتا ہے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا یعنے اس کو اپنی نیکی بدی نظر آنے لگتی ہے بدی سے بچتا ہے اور نیکی پر دائم رہتا ہے اور خدا تعالےٰ کی پیاری پیاری باتیں سُنتا ہے جو اس کو ہر دم نیکی پر امادہ کرتا ہے اور عشق دلاتا ہے اور خوشنود کرتا ہے اور قسم قسم کے انوار دکھائی دیتے ہیں اور یہ صاحب کشف ہوجاتا ہے یعنے اس سے عالم الشہادۃ کا حجاب اٹھ جاتا ہے تو فرشتوں جنوں قبروں میں مردوں وغیرہ سب کو دیکھ سکتا ہے . . . . اور پھر زیادہ ترقی پر یہ نفس بھی بدل جاتا ہے نفس مطمئنہ سے جسکے معنے ہیں ذکر الٰہی سے آرام پکڑنے والا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یعنے خبردار رہو ذکر الٰہی سے دل مطمئن ہو جاتے ہیں۔ یعنے اس نفس والے شخص سے تمام لذات و ذائقات اور خواہشات رہ جاتے ہیں اور اس کے حسات خمسہ فانی ہو جاتے ہیں یعنے سوائے ذات الٰہی کے نہ کچھ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ بو پاتا ہے اور نہ لذت پاتا ہے اگرچہ ظاہراً ہر لوگوں سے باتیں کرتا ہے اور دیکھتا ہے اور سنتا ہے مگر دل خدا تعالیٰ کی طرف لگا رہتا ہے

اور اسی کے ذکر پاک میں مشغول رہتا ہے اور خوش رہتا ہے اور کسی قسم کا غم اس کو محسوس نہیں ہوتا ہے اور نہ خوف بلکہ ہر دم ذکر خدا سے آرام پاتا ہے اور اسپر خوشنود رہتا ہے جیسا کہ خود خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور جب اس سے بھی زیادہ ترقی ہو جاتی ہے تو یہ نفس راضیہ سے بدل جاتا ہے جس کا حال اللہ ہی جانتا ہے اور جب اس سے بھی زیادہ ترقی ہو جاتی ہے تو وہ نفس نفس مرضیہ سے بدل جاتا ہے اور جب اس سے بھی زیادہ ترقی حاصل کرتا ہے تو نفس کاملہ سے بدل جاتا ہے اور اس سے زیادہ ترقی پر قطب اولیٰ سے زیادہ پر غوث خلیفۃ اللہ فی الارض ہو جاتا ہے اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اور سب مسلمانوں کو یہ خلافت اپنے حبیب پاک صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے نصیب فرمائے آمین ثم آمین اصل تیسرا امید بخشش و رحمت کا کہ جزو ایمان ہے ختم ہوا مگر اس کے متعلق مسئلہ ضروری یہ ہے کہ بعض گمراہ بے وقوف یہ کہدیتے ہیں کہ ارے میاں کوئی عمل پر بخشش اور رحمت تو نہیں ہمارے عمل کیا چیز ہیں اور بعض کہدیتے ہیں کہ ہماری عبادت اور نیکی کی خدا تعالےٰ کو کیا ضرورت عبادت کے لئے فرشتے تھوڑے ہیں اور بعض بیوقوف یہ کہدیتے ہیں کہ تقدیر میں جو کچھ لکھا گیا وہی ہوگا۔ تو ان گمراہوں کا جواب یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا فرمایا اور انسان کے ساتھ فرما دیا لگا دیں مثل کھانے پینے سونے شہوات خواہشات وغیرہ تاکہ ان کی آزمائش کرے کہ باوجود خواہشات اور شہوات کے کون خدا تعالےٰ کا فرمانبردار اور کون بے فرمان ہے پس جو کوئی فرمانبرداری کرتا ہے تو یہی نشانی ہے تقدیر میں اسکے جنتی ہونیکی اور جو نافرمانی کرے تو یہ تقدیر میں اس کے دوزخی ہونیکی نشانی ہے۔ چنانچہ پانچویں سیپارہ کے آخر میں خود اللہ تبارک و تعالےٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ط یعنے کیا کریگا اللہ تعالےٰ باوجود تمہارے فرمانبردار ہونیکے تم کو عذاب دینے سے اللہ تعالیٰ تو بڑا ہی قدردان اور کرم و رحم اور علم والا ہے اور پہلے ہی سے تمہارے عملوں سے واقف تھا جیسے کرنے والے تھا ویسا ہی اس نے لکھدیا)

پس فرمانبرداری سے مستحق جنت ہوگا اور نافرمانی سے مستحق دوزخ ہوکر لعنتی اور شیطان کے ساتھ ہوگا۔ اور قیامت کو خدا تعالےٰ سے یہ خطاب سنیگا۔ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ اٰدَمَ اَلَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ جدا اور علیحدہ ہوجاؤ آج مومنوں سے اے نافرمانو کیا نہیں عہد کیا تھا ساتھ تمہارے اے بنی آدم یہ کہ نہ فرمانبرداری کرو شیطان کی کہ تحقیق وہ تمہارا سخت ظاہر دشمن ہے اور میری فرمانبرداری کرو کہ یہی سیدھا راستہ جنت کا ہے پس جو کوئی بن عمل صالح امید بخشش و رحمت کا رکھتا ہے تو وہ فرقہ مرجیہ سے ہے اور جو عمل صالح کرنے پر بھی امید رحمت نہ رکھتا ہو وہ فرقہ خارجیہ سے ہے اور یہ دونوں فرقے شیطان کے بہتر ٹولیوں میں سے ہیں جو فرقہ محمدیہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے خارج ہیں اس لئے کہ ان دونوں فرقوں کا عقیدہ شیطانی ہے جو بغیر عمل امید بخشش رکھتا ہے وہ ناحکم و نافرمانوں میں داخل ہے اور جو باوجود عمل صالح کے بخشش و رحمت کا امید نہ رکھتا ہو وہ خدا تعالےٰ کے عدل و انصاف کا منکر ہے چونکہ زمانہ موجودہ کے مسلمانوں نے قرآن مجید بیکار سمجھ کر چھوڑ دیا ہے جیسا کہ خود قرآن مجید بطور خبر غیب و پیشینگوئی ارشاد فرماتا ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔ فرماینگے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اے میرے رب میری قوم نے قرآن بیکار چھوڑا اور چونکہ یہ تمام فتنے اور عذاب مسلمانوں کے قرآن شریف کو چھوڑ دینے پر نازل ہورہے اور اس سے بھی کئی حصے زاید نازل ہونگے جس سے کسی کو خشکی اور دریا میں کوئی جائے پناہ نہ ملیگی پس اس لئے مختصر طور پر قرآن حکیم کے بارے میں کچھ ذکر بیان کیا جاتا ہے پس اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے مَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى جو کوئی میری کلام کی پیروی کرے نہ تو وہ گمراہ ہوگا اور نہ کوئی رنج و تکلیف پائیگا۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى اور جو کوئی روگردانی کرے اور غافل رہے میری کلام سے پس تحقیق اس کے لئے معیشۃ زندگی تنگ کردیجائیگی اور اٹھایا جاویگا

دن قیامت کو اندھا تب کہیگا اے رب کیوں اندھا اٹھایا مجھ کو اور تحقیق میں تو دیکھنے والا تھا تو ارشاد ہوگا آئیں تیرے پاس آیتیں میری پس بھول گیا تو ان کو پس ایسا ہی آج بھلا دیا جاتا ہے تجھ کو اور حدیث شریف میں ہے کہ آئیگا مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ کہ نہ باقی رہیگا اس میں اسلام سے مگر نام اور قرآن سے مگر درس و دستور یعنے نہ رہیگا باقی لوگوں میں عظمت و جلالت قرآن کریم اور نہ رہیگی قاریوں میں اور حافظوں میں ترتیب و ترتیل قرأت میں اور تدبر اور تفکر معانی میں اور وجل و خشوع سماع میں اور خوف و ترہیب آیتہ عذاب میں اور فرحت و خشنودی آیتہ رحمت میں اور نہ رہیگا عمل بحکم حلال و حرام اور ساتھ امر و نواہی و احکام اور طلب کرینگے ساتھ قرآن کے دنیا تو نہ ہوگا قیامت کو ان کے منہ پر گوشت چونکہ وفضائل قرآن کا پورے طور بیان ممکن نہیں مگر چند فضایل اور فوائد لکھے جاتے ہیں حدیث شریف میں ہے جو کوئی تلاوت قرآن مجید کی وجہ میری ذکر یا دعا سے رہ جائے تو دیتا ہوں میں اسکو اچھا اس سے کہ دیتا ہوں ذاکر اور دعا مانگنے والے کو اور فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کہتا ہوں میں کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف الگ حروف ہے لام علیحدہ میم علیحدہ اور بدلے ہر حروف کے دس نیکیاں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور جو نماز میں پڑھے تو بدلے ایک حرف کے سو نیکیاں ملتی ہیں اور سو گناہ معاف ہوتے ہیں اور سو درجے بلند ہوتے ہیں اور فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دلکو گناہوں کی وجہ سے زنگار و سیاہی لگ جاتی ہے تو قرآن مجید کے پڑھنے سے اس کی صفائی ہوتی ہے مگر طریقہ تلاوت کا یہ ہے کہ پہلے مسواک کرے اور وضو کرے کہ بے وضو قرآن مجید کو چھونا ہاتھ لگانا منع ہے اس لئے تلاوت کے لئے مسواک وضو ضرور کرلے اور قبلہ رو ہوکر اچھی پاک جگہ میں بیٹھے اور قرآن سینے کے برابر اونچا رکھنے کی کوشش کرے اور ادب و تواضع سے کھولے اور تلاوت شروع کرتے وقت یہ اعوذ پڑھے اعوذ باللہ السمیع العلیم

مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ تاکہ دل وزبان شیطان کے نحوست ونجاست سے پاک ہوجائے
اور قرآن مجید کے تلاوت کے لئے اعوذ کا پڑھنا ضرور ہے تاکہ فتنہ شیطان دور ہو
اور تلاوت کا مزہ حاصل ہو تلاوت میں تیزی اور جلدی نہ کرے کہ اس سے مزہ اور مراد
نہیں پورا ہوتا ہے بلکہ ترتیل اور قرأت سے پڑھے جلدی ختم کرنیکی کوشش نہ کرے
بلکہ جس قدر ہوسکے غنیمت سمجھے اور معانی کی طرف توجہ اور خیال رکھے۔ کہ اس سے
مقصد اور مراد حاصل ہوتا ہے اور تلاوت کرتے وقت اپنے آپ کو نماز کیحالت میں سمجھے
یعنے جو کچھ نماز کیحالت میں منع ہے اسی طرح تلاوت کرتے وقت منع جانے بلکہ کوئی سلام دیوے
تو اسکا جواب نہ دیوے اور خشوع وحضور سے تلاوت کرتا ہے اور مہینہ میں تین
بار ہمیشہ قرآن مجید ختم کیا کرے اور قرآن مجید کو سادہ طور پر پڑھنے کی کوشش کرے
یعنے راگ ورسم اسمین نہ پیدا کرے کہ سخت منع اور حرام ہے بلکہ عرب کے لحن ولہجہ
پر پڑھے نہیں تو تمام عیبوں سے پاک اور سادہ آواز سے پڑھے کہ اس سے مراد ومقصد
حاصل ہوتا ہے عبادتوں میں افضل عبادت بعد نماز کے تلاوت قرآن ہے جمعہ
کو سورہ کہف پڑھنے سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور سورۂ
یٰس بہت ضرور یاد کرنا چاہیئے۔ اور وقت صبح اس کی تلاوت ہمیشہ کرتا رہے کہ اسمیں
بہت فائدے ہیں اسی طرح سورہ ملک یاد کرکے بعد نماز عشاء ہمیش پڑھا کرے۔ کہ
اس کا پڑھنا سنت اور بہت فائدہ مند ہے اسکے پڑھنے سے قبر کے عذاب سے
نجات ہوگی اور اس کی بخشش کی جائیگی بلکہ نماز وتر کے بعد دو رکعت نفل میں
پڑھنا چاہیئے تاکہ اس کی تلاوت کبھی قضا نہ ہو قیامت کو یہ سورہ جھگڑا کرکے
اپنی تلاوت کرنے والے کو بخشوادیگی اور سورہ واقع کو مغرب کے وقت ہمیش پڑھنے
سے تنگدستی اور مفلسی دور ہوتی ہے اور سورہ بقر کے آخری رکوع جو لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰات
سے شروع ہوتا ہے اور سورہ حشر کا آخری رکوع میں سے آخری تین آیتیں جو ھُوَ
اللّٰہُ الَّذِیْ سے شروع ہوتے ہیں صبح وشام کے پڑھنے سے ستر ہزار فرشتے
اسکے پڑھنے والے کے لیے بخشش اور رحمت طلب کرتے ہیں اگر اس رات یا دن میں مرگیا

ان کے پڑھنے کی برکت سے شہادت کا درجہ پائیگا۔ یہ دونوں عرش کے خزانوں
میں سے اس امت مرحومہ کے لئے عطاو مرحمت ہوئے ہیں۔ بعد تلاوت کے یہ
درود پڑھنا مستحب ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ
حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا۔ آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
فرماتے ہیں جدال ونزاع قرآن حکیم میں کفر ہے ویسا ہی مخالفت پیدا کرنا بعض
آیتوں کا ساتھ بعض کے کفر ہے یعنے ایک آیت کو دوسری آیت سے مخالف
سمجھنا اس لئے کہ قرآن حکیم کی ایک آیت دوسری آیت کی تصدیق وتائید کرتی
ہے جس کو دو آیتوں میں مخالفت معلوم ہوتا ہو اور ان کے آپس میں موافقت
نہ کرسکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ تفسیروں میں دیکھے یا کسی بڑے عالم سے اپنی غلطی
دور کرے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو لوگ اہل کتاب تم سے
پہلے ہو گذرے ہیں وہ اسی وجہ سے یعنے خدا تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف پیدا
کرنے کی وجہ سے تباہ وہلاک ہوئے پس جس کا تم کو علم ہو وہ کہو اور جس کا نہ ہو
اس کو خدا تعالیٰ پر سپرد کرو یا کسی بڑے عالم سے پوچھو جو تمہارے شک کو دور
کرسکے صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی
ہے جب نہ رہینگے علماء باقی تو پکڑینگے لوگ امیروں اور محلے کے چوہدریوں کو تو پوچھینگے
ان سے مسئلے پس بتائینگے وہ غلط تو خود گمراہ ہونگے اور دوسرونکو گمراہ کرینگے حضرت
عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے یوں مروی ہے کہ اے لوگو جو کوئی تم
میں سے مسئلہ جانے تو کہے اور جو نہ جانے تو اسے یوں کہنا چاہیئے۔ اللّٰہ اعلم یعنے
اللہ جانے تو اسکو ثواب ہوگا اور جبتک کسی مسئلہ کا تحقیق نہ معلوم ہو نہ کہے اور جو
جھوٹی حدیث بیان کرے وہ دوزخی ہے اور فرمایا حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے عنقریب نکلینگے امت میں میرے ایسی قومیں کہ جاری ہوجائینگے بیچ جسموں اور رگوں
ان کی کے ایسی ہوائیں جو ارادہ نفس وخواہش اور آرزو ان کی سے ہونگی پس متفرق
اور گروہ گروہ ہوجائینگے مذہب ساتھ انکے اور فرمایا کیسی حالت ہوگی تیری اے عبداللہ

اگر زندہ رہے تو اس زمانہ کے لوگوں میں جو نہیں کوئی خیر و بھلائی ان میں مخلوط و فاسد ہوں وعدے ان کے اور امانتیں ان کی اور اختلاف ہو آپس میں انکے یوں جیسا کہ ان انگلیوں میں ہے یعنے آپ نے دونو ہاتھ کے انگلیوں کو ایک دوسرے میں دیکر فرمایا یوں اختلاف ہو آپس میں اُن کا تو عرض کی عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ارشاد فرماتے ہیں آپ میرے لئے اگر زندہ رہوں میں اس زمانہ تک فرمایا لازم پکڑ جو کچھ کہ جانتا ہے دین کے مسائل سے اور اسی پر عمل کر باقی چھوڑ جس کو نہیں جانتا تو اور تجھے اس زمانہ میں چاہیے کہ اپنا فکر کرے اور دوسرے کا چھوڑے اور علیحدہ و جدا رہے لوگوں سے اور لازم پکڑے گھر اپنے کو اور نہ نکلے بغیر ضرورت تاکہ نہ مبتلا ہو تو فتنہ میں ؂

چند ابیات مطابق مضمون نظم گو از ملا روحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نہ قرآن ماندنے سنت بیاران / نیاراں بل زدین پرہیزگاران
ہمہ عہد امانت را شکستہ / ز فکر آخرت فارغ نشستہ
بہ بند سیم و زر دل بستگانے / ز بند حکم دین وارستگانے
جدل در کار دین دین فقیہان / شغب در محفل آئین سفیہان
چو گرگان و سگان درہم فتادہ / حق ناموس دین برباد دادہ
ز دانشمند ملت تاچہ پرسی / کہ داند در شکست دین درستی
بدست شیخ حرف دل نخواندہ / نشان جبہ و دستار ماندہ
بزرگان را بخوردان گر عطا نیست / ز خوردان ہم بزرگان را وفا نیست
درین دریائے ژرف نیسی آب / شگرفیہا بسے دیدیم در یاب
بدیں امید ہائے شاخ در شاخ / کرمہائے تو ما را کرد گستاخ
صَعِدْنَا المُرْتَقٰی حَتّٰی ھَوَیْنَا / کَاَنَّ الصَّعْبَ لَمْ یَسْھُلْ عَلَیْنَا
بخاک افتادہ ایم اے شاہ لولاک / مدد دستے کہ برخیزیم از خاک

من از غم سگ بدرد نوا سیرم / مرادم دہ کہ باور دے تو میرم
نگاہے یا رسول اللہ نگاہے / نگاہے بس بود از چون تو شاہے
حمتش روحی ازین افسانہ درد
کہ دل گرمی نیرزد با دم سرد

اس میں شک نہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے ہمیشہ بھلائی چاہتے ہیں اور ہم سے زیادہ ہمارے ناصح و خیر خواہ ہیں تو جو کوئی اپنے زمانہ کو فرمان حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موافق پاوے تو آپکی نصیحت کو قبول کرے اور بے ہودہ اختلاف اور لغو باتوں میں اپنا دین کا نقصان نہ کرے پس جو کوئی علیحدہ رہا لوگوں سے تو دین و مذہب کو نقصان سے بچا لیگا ورنہ خراب و برباد کر دیگا دین اپنا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جب فتنہ اٹھے اور دین کا کام ایسا ہو کہ عالم کو نہ پوچھیں اور دین کے کاموں کے حاصل کرنے میں کوشش و سعی نہ کریں اور اس کو ضروری نہ جانیں ایسے وقت عالم بھی معذور ہے اس کو چاہیئے کہ گوشہ اختیار کرے اور لوگوں سے دور رہے اور علم کو دبا دیوے اور لکھتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ کے متعلق فرمایا قسم اس خدا تعالیٰ کی جس کے سوا اور خدا نہیں میرے زمانہ میں جدا ہونا لوگوں سے حلال ہوگیا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ان کے زمانہ میں لوگوں سے علیحدہ رہنا حلال ہوا تو ہمارے زمانہ میں واجب اور فرض ہونا چاہیئے۔ پس غور کا مقام ہے کہ جب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ میں عزلت اور جدائی فرض اور واجب سے شمار فرماتے ہیں تو اس زمانہ میں تو فرض واجب سے کچھ اور سخت حکم لگنا چاہیئے۔ حالانکہ فرض سے زیادہ سخت کوئی حکم نہیں۔ تیرھویں صدی کا واقعہ ہے کہ ابھی چھ سات دن اسمیں باقی تھے ایک فقیر گداگر جو گداگر کے خود کھاتا اور دوسروں کو کھلاتا تھا ایک دفعہ گداگر کے اپنی جگہ آیا تو آٹا میں چند روپے پائے تو حیران ہوا کہ اسکے ساتھ کیا کروں معلوم نہیں کہ کس گھر کے آٹے میں آئے ہیں

تاکہ ان کو واپس جا کر دیدوں مولوی صاحب سے مسئلہ پوچھا تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ تین دن تک آواز دیتے رہو تو اس فقیر نے محلہ میں جا کر ایسا ہی کیا۔ مگر جتنے دن اس صدی سے باقی تھے۔ انمیں کسی نے نہ کہا کہ ہمارے ہیں روپے اور جب وہ پانچ یا سات دن گذر گئے اور چودہویں صدی شروع ہوگئی تو محلے والوں میں سے ایک کہنے لگا میرے ہیں اور دوسرا کہنے لگا میرے ہیں اور ہر ایک دعویٰ کرنے لگا۔ تب فقیر نے پھر مولوی صاحب سے مسئلہ دریافت کیا۔ کہ اب تو ہر ایک دعویدار بننے لگا تو مولوی صاحب نے فرمایا ان سے کوئی چیز لیکر کتوں یا دیگر جانوروں کو کھلا دو علماء سلف اسپر فتوے دے گئے ہیں کہ بعد از ہزار سال ہجری مقدس علامات کبریٰ ظہور میں آئینگے اور حضرت جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ اپنے بعض رسالہ میں لکھتے ہیں کہ پندرھویں صدی کے بعد امت محمدیہ صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وآلہ وبارک وسلم دنیا پر باقی نہ رہینگے (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ لطیف) اور زمانہ موجودہ میں تو زمانہ فتنہ کا تمام علامات پائے جاتے ہیں جو احادیثوں میں مذکور ہیں چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ فرمایا حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت جب تک کہ مل نہ جائیں بعض قبائل امت میری کے مشرکوں سے یعنے اتحاد اور دوستی کا پیدا کرنا ان سے یا دستور اور رسومات میں ان کے ساتھ مل جانا بلکہ زمانہ موجودہ میں تو بعض دین میں بھی ان کے ساتھ مل گئے اور علاوہ اس کے بہت سی علامتیں جو احادیث میں آئی ہیں زمانہ موجودہ میں ان کا حرف بحرف ظہور ہو چکا ہے جیسا کہ علم دینی کم ہونا اور جہالت کا بہت ہونا اور مسجدوں میں بدکار و فتنہ انداز اور غیر شرع نمازیوں کا بہت ہونا اور نیک و شریف نمازیوں کا کم ہونا یعنے صالح و نیک لوگوں کا کم ہوجانا اور مرجانا اور علما کا دنیا سے اٹھ جانا اور بوجہہ کم دینی و بے علمی اہل مسجد و محلہ کا امامت کو ایک دوسرے پر ڈالنا اور امام کا نہ ملنا اور امام کا غیر محلہ اور غیر ملک کا ہونا اور امیروں اور رئیسوں کا زیادہ لالچی اور بخیل ہونا اور کمینہ اور

لالچی شخص کا حاکم و سردار اور چودہری ہونا اور غیر شرع لوگوں کا بوجہ خوف شر ان کے ادب و تعظیم کرنا اور مولویوں کو نظر میں حقیر سمجھنا اور ان سے مذاق کرنا اور ان کو برا سمجھنا اور ان کی ادب و تعظیم کا نہ رہنا اور لوگوں میں بیحیائی کا زیادہ پھیلنا دنوں کا جلدی گذرنا چوری غضب ظلم چغلی مخبری منافقی کا لوگوں میں زیادہ ہونا اور لوگوں کا اپنے پاس والوں سے اور ہم مجلس والوں سے ہر طرح کے شر و نقصان کا خطرہ رہنا دنیا میں جنگ و جدل قتل و غارت کا بہت ہونا بعض ملکوں میں عورتوں کا بہ نسبت مردوں کے بہت زیادہ ہونا اور بدعت و رسومات کا زیادہ ہونا اور اپنے خواہش و عقل کے مطابق مسئلہ کہنا اور علما سے نہ پوچھنا اور مسئلہ کا عمل کرنے اور خوف خدا کیوجہ سے نہ پوچھنا بلکہ فتنہ اندازی اور فساد کی غرض سے پوچھنا۔ اور رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور آپ کی سنت اور طریقہ کو چھوڑ دینا اور بزرگان دین کے رسم و طریق پر نہ چلنا اور مثل اس کے بہت پائے جاتے ہیں چنانچہ فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جلدی کرو عمل صالح اور توبہ و نیکی میں پہلے اس فتنہ سے جو تاریک ہے مثل تاریکی اور اندھیرے آدھی رات کے صبح کو آدمی ایمان کی حالت میں ہوگا اور شام کو کفر کیحالت میں پھر شام کو ایمان کی حالت میں اور صبح کو کفر کیحالت میں اور بیچیگا دین کو بدلے تھوڑے فائدہ دنیا فانی کے اور اپنے مسلمان بھائی کے مال و جان کو ہلاک و تباہ کرنیکی کوشش کریگا اور فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریائے فرات میں سے ایک پہاڑ سونیکا ظاہر ہوگا۔ جو تم میں سے اسکو پائے نہ لیوے اس میں سے کچھ بھی علما لکھتے ہیں کہ وہ خزانہ قارون کا ہے جس سے کچھ لینا جائز نہیں بعض کہتے ہیں یہ پہاڑ فتنہ و آزمائش ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کے لوگ زکوٰۃ نہ ادا کرتے ہونگے اور مال کا حرص اور محبت زیادہ رکھتے ہونگے تو یہ پہاڑ ان کے لئے فتنہ ظاہر ہوگا۔ جس پر ہر قوم و قبیلہ کے آدمیوں سے قتل و غارت ہوکر فی صدی ایک آدمی زندہ باقی رہیگا۔ اور اس پہاڑ سے کچھ بھی کسی کو نصیب

نہ ہوگا سوا ہلاکت وقتل غارت کے حضرت مولی المسلمین علی کرم اللہ وجہ سے یوں
مروی ہے کہ جب مسلمانوں میں پندرہ خصلتیں پائی جائینگے تو اس زمانہ میں جھکڑ
کی نہایت سرخ رنگ کی آندھی اور دیگر بہت قسم کے آفات و علامات عذاب کے
نازل ہونیکا منتظر رہو جیسا زمین میں دھنسنا اور آسمان سے پتھروں کا برسنا اور بعض
کے صورتوں کا بدل جانا اور بہت قسم کے عذابوں کا پے درپے یکے بعد دیگرے
نازل ہونا جیسا تسبیح کے ٹوٹنے پر دانے تسبیح کے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں
اور ان پندرہ خصلتوں میں سے بعض یہ ہیں ریشمی کپڑا مرد کو پہننا مسجدوں میں
آوازیں بلند کرنا اور مرد کا عورت کی اطاعت کرنا اور والدہ کی نافرمانی کرنا باپ
سے بیزار اور دور رہنا اور بہت قسم کے سرود ولکا پیدا ہونا غیر شرع اور کمینہ کو
اپنا سردار اور لیڈر بنانا ابوداؤد شریف میں بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ
تعالےٰ عنہ یوں آیا ہے کہ فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم پر ایک
ایسا وقت آنے والا ہے جس میں کفار ممالک اسلامیہ پر قابض ہونے کے
لئے ایک دوسرے کو اس طرح پر مدعو کرینگے جیسے دستر خوان پر کھانے کے لئے
لوگ جمع ہوتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہماری تعداد اس وقت
کم ہوگی فرمایا نہیں بلکہ تم اس وقت بکثرت ہوگے ولیکن بالکل ایسے بے بنیاد
جیسے دریا کے سامنے خس وخاشاک اور تمہارا رعب وداب دشمنوں کے
دل سے اٹھ جائیگا اور تمہارے دلوں میں سستی پڑ جائیگی کسی نے عرض کیا
سستی کیسی فرمایا تم دنیا کو دوست رکھو گے اور موت سے خوف رکھو گے اور
فرمایا ایک ایسا وقت آئیگا کہ مسلمان پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے بھول جائینگے
دنیا کو دوست رکھینگے آخرت کو بھول جائینگے گھروں کو دوست رکھیں گے
قبروں کو بھول جائینگے مال ودولت کو دوست رکھیں گے۔ قیامت کے حساب
وکتاب کو بھول جائینگے گھر کے آدمیوں کو دوست رکھینگے حوروں کو بھول
جائینگے اپنی جانوں کو دوست رکھیں گے خدا تعالیٰ کو بھول جائینگے اور فرماتے

ہیں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ستارے سبب امن ہیں آسمان والوں کے واسطے جب
وہ گرینگے آسمان والوں کی قضا آئیگی اور میرا اہل بیت سبب امن ہیں میری امت
کے واسطے جب نہ رہینگے دنیا میں میری اہل بیت سے تو میری امت کی قضا آئیگی
اور فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ
میں ہے جان میری نہیں قائم ہوگی قیامت جب تک کہ نہ گزرے انسان قبر پر
گرتا پھرتا لوٹ پوٹتا ہوا بحالت اضطراری وبیقراری یوں پکارتا ہوا کہ اے کاش اسنے
افسوس میں بھی مردہ ہوتا اور طرح طرح کے فتنہ وفساد شدائد وآفات ظلم وقحط وغیرہ سے
نجات وخلاصی پاتا چنانچہ اس کی مثل قرآن مجید میں یوں خبردار ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ ظاہر ہوا فساد خشکی اور دریا میں انسان کے بدعملی کیوجہ تاکہ چکھائے اللہ
تعالےٰ بدلہ انکے بعض اعمالوں کا شاید کہ لوٹ جائیں خدا تعالےٰ کی طرف جب دنیا پر اسلامی
خلافت نہ رہیگی اور خلیفۃ المسلمین شہید ہو جائینگے اور دنیا کفر اور ظلمت سے بھر جائیگی
اور کفاروں کی حکومت خیبر تک جو مدینہ کے قریب واقع ہے پہنچ جائیگی اور مسلمانوں
میں بڑی بے چینی پڑ جائیگی۔ تب اس زمانہ کے ابدال عظام واولیائے کرام رحمۃ
اللہ علیہم حضرت امام مہدی علیہ السلام کو مدینہ میں تلاش فرمائینگے اور امام صاحب
مدینہ سے نکل کر مکہ کی طرف چلے آئینگے تو اولیائے کرام مکہ میں آکر آپ کو تلاش
کرینگے آپ خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہونگے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان
ایک جماعت اولیائے کرام کی آپ کو پہچان لیگی اور جبراً اور کرہاً آپ سے بیعت
کریگی اس واقعہ کا علامت یہ ہے کہ گذشتہ ماہ رمضان میں چاند اور سورج کو
گرہن لگ چکیگا اور بیعت کیوقت آسمان سے یہ ندا آئیگی هٰذَا خَلِيفَةُ اللهِ الْمَهْدِي
فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا یعنے یہی خلیفہ اللہ تعالیٰ کا مہدی ہے پس سنو اسکا حکم
اور اطاعت کرو اس کی یہ آواز وہاں کے خاص وعوام سب سن لینگے حضرت
امام مہدی علیہ السلام سید اولاد فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔

آپ کا قد و قامت قادرے لمبا بدن چست رنگ کھلا ہوا چہرہ پیغمبر خدا سے مشابہ
ہوگا نیز آپ کے اخلاق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے ہونگے آپ کا اسم
شریف محمد لقب مہدی والد ماجد کا اسم عبد اللہ والدہ ماجدہ کا اسم آمنہ رضی اللہ
تعالی عنہم۔ آپ کا علم لدنی خداداد ہوگا بیعت کے وقت عمر چالیس برس کی ہوگی
خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کے افواج آپ کے پاس چلے آئینگے شام اور عراق
ویمن کے ابدال و اولیائے کرام آپ کے مصاحبت میں ہونگے اور ملک عرب کے بے انتہا
آدمی آپکے فوج میں داخل ہونگے اور اس خزانہ کو جسکو تاج الکعبہ کہتے ہیں نکالکر لوگونپر تقسیم فرمائینگے جب
آپکی خلافت کی خبر دنیا میں پھیل جائیگی تو افغانستان سے ایک بہت بڑی تعداد کی فوج جسکے جھنڈے
کالے ہونگے مکہ مکرمہ کیطرف روانہ ہونگے جو مسلمان اسے دیکھے اسکے ساتھ مل جاوے کہ وہ مدد امام مہدی
علیہ السلام کی ہے اور پھر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ ہوتے ہوئے فتح
قسطنطنیہ کیطرف روانہ ہونگے شام کے قریب پہنچکر وہاں کفاروں کے بڑے لشکر سے لڑائی
ہوگی جسکے اسی جھنڈے ہونگے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی وہاں سے فتحیاب ہو کر بحرہ
روم کے ساحل پر پہنچینگے وہانسے ستر ہزار جوان بنی اسحاق لیکر کشتیوں میں سوار ہونگے اور قسطنطنیہ
کے پہنچنے پر نعرۂ تکبیر بلند کرینگے جسکی ہیبت و برکت سے شہر کی ایک جانب دیوار خود بخود گر جائیگی اور بار
دوم نعرۂ تکبیر سے دوسری جانب کی دیوار گر جائیگی اور بار سوم سے شہر کے اندر داخل ہو جائینگے اور
بلا جنگ و قتال شہر کو فتح کرینگے اور مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہونگے کہ اچانک ایک آواز آجائیگا کہ دنیا
پر دجال کا ظہور ہو گیا تو اس آواز کے سنتے ہی سب کچھ اسیطرح چھوڑ کر واپس شام کیطرف رجوع کرینگے

ذکر دجال مشکوۃ شریف بروایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ یوں مروی ہے کہ فرمایا حضور صلے
اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے نکلیگا دجال اوپر گدھے سفید مائل بسبزی و سرخی کہ درمیان ہر دو کانوں
اسکے دس ستر ہاتھ ہونگے اور وہ جوان ہے سخت گھونگر دار بالونوالا اور لوگونمیں بنام مسیح مشہور ہوگا داہنی
آنکھ اسکی پھلی ہوئی مثل دانہ انگور کے پس جو کوئی تم میں سے پائے اُسکو تو پڑھے اسپر سورہ کہف کے تین یا
دس آیتیں شروع سورہ کہف سے کہ تحقیق یہ آیتیں سبب امن و نجات ہے اسکے شر و فتنہ سے
حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام سے لیکر تمام پیغمبروں نے اپنی امتونکو اس یک چشم دروغگو کذاب سے

ڈرایا ہے اور سب سے بڑھکر ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اور اُسکی
نشانیاں بیان فرمائی ہیں زمین پر کوئی شہر یا بستی نہیں چھوڑیگا جب تک پائمال اور خراب نہ
کرلے سوا مکہ و مدینہ طیبہ کے کہ اُسدن اُنکے دروازوں پر فرشتے شمشیر کیساتھ محافظ کھڑے ہونگے یا
عِبَادَ اللّٰہِ فَاثْبُتُوْا اے اللہ تعالی کے بندو ثابت قدم رہو اور بچا رکھو اپنے نفسونکو اسکے شرو
فتنہ سے اسکے دنیا پر ظاہر ہونے سے پہلے تین سال سخت قحط سالی ہوگی سال اول میں آسمان و زمین ایک
حصہ بارش و نباتات سے بند کر دیگا۔ اور دوم میں دو حصے اور سوم میں بالکل بند کر دیگا آسمان
و زمین بارش اور سبزی سے تب مرجائینگے ڈنگر چارپائے وغیرہ بوجہ نہ ہونے پانی اور سبزی کے
تب ظاہر ہوگا دجال خدائی کا دعوی کرتا ہوا اور بارش برسائیگا جہاں چاہیگا اور زمین کو حکم
کریگا تو وہ فوراً سبزی اگائیگی اور روک رکھیگا سورج کو آسمانمیں ایک سال تک اور رہیگا دنیا میں
چالیس دن پہلا دن سال کا ہوگا دوسرا مہینہ کا تیسرا ہفتہ کا باقی دوسرے دنوں کے مثل ہونگے
عرض کیا صحابہ کرام نے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کیا کافی ہوگی ہمارے واسطے
اسدن جو سال بھر کا ہوگا۔ ایک دن کی نماز فرمایا نہیں بلکہ اندازہ وقت کا لگانا پڑیگا۔
پھر عرض کی کسطرح جلدی پھر جائیگا دجال تمام زمین میں فرمایا مثل بادل کے کہ پیچھے اسکے ہوا
لگی ہو لوگوں کو کہیگا اگر میں تمہارے ڈنگر اونٹ بکری وغیرہ زندہ کروں تو میری خدائی مانوگے
تو لوگ کہینگے ہاں تب جنونکو حکم کریگا تو وہ انکے چارپائی اور آدمیوں کی صورت پر ہو جایا کرینگے
اور اسکے ساتھ ایک بڑا باغ ہوگا جو جنت سے تعبیر کریگا اور ایک آگ کا جسکو دوزخ سے تعبیر کریگا
اپنے دشمن کو دوزخ میں ڈالیگا جو در حقیقت جنت ہوگا اور اپنے دوست اور ماننے والوں
کو جنت میں کہ در حقیقت بحکمت رب العالمین وہی دوزخ ہے حضور صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ
وسلم فرماتے ہیں تم اسکے دوزخ کو قبول کرو کہ وہی جنت ہے اور اسکے جنت کو مت قبول کرو کہ وہ بحکم
الٰہی دوزخ کا ٹکڑا ہے اور صحیح بخاری و مسلم شریف کی روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے سکھاؤ لوگوں کو یہ کہ ہرگز نہیں دیکھ سکتا انسان اپنے رب کو پہلے مرنے کے حضرت موسی علی نبینا
و علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ مجھکو دنیا میں اپنا دیدار کراؤ تو ارشاد ہوا کہ ہرگز دنیا
میں اس قابل نہیں کہ میرا دیدار ہو تم کو مگر پہاڑ کیطرف نظر کرو تو پہاڑ پر تھوڑی تجلی ڈالنے سے پہاڑ

ٹکڑہ ٹکڑہ ہوگیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوکر گرے بندہ کو سورج کیطرف دیکھنے کی طاقت نہیں تو پیدا
کرنیوالیکی طرف کب دیکھ سکیگا اور دجّال ملعون تو آنکھ سے کانا ہی اور عیبوں والا ہے تو اسے کیونکر خدا مانا جاوے
دنیا کے تمام شہروںکو خراب کرکے پھر مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ کو خراب کرنے جائیگا لیکن وہاں فرشتے محافظ
کھڑے ہونگے پھر مدینہ کیطرف جائیگا اسدن مدینہ کے سات دروازے ہونگے ہر دروازہ پر دو دو فرشتے شمشیر
لیکر محافظ کھڑے ہونگے اُنکے ڈر سے اندر شہر کے نہ جاسکیگا اور باہر سے مدینہ طیبہ پر زلزلہ لائیگا اور
پھر یہاں سے شام شریف کیطرف روانہ ہوگا حضرت امام مہدی علیہ السلام قسطنطنیہ سے دجال
سے مقابلہ کی غرض پر شام شریف آجائینگے اور وقت عصر کا ہوگا مؤذن جامع مسجد کے مینارہ
پر آذان کیلئے چڑھیگا اور نماز کی تیاری ہوگی کہ حضرت عیسےٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام آسمان سے دو فرشتوں
کے کاندہوں پر تکیہ لگائے ہوئے درمیان میں مسجد کے شرقی مینارہ پر نازل ہونگے اور سر کے بالوں سے مثل موتی
بکھرے ہوئے کے پانی ٹپکتا ہوگا جو تازہ جنت سے غسل کئے ہوئے آئے ہونگے حضرت امام مہدی علیہ
السلام سے ملاقات کرکے لوگوں سے باتیں کرینگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے وَیُکَلِّمُ النَّاسَ
فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا ۝ یعنی کلام کریگا حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام لوگوں سے والدہ کی گود میں دودھ پینے کی عمر اور
وقت میں اور کلام کریگا ہزاروں سال کے بعد لوگوں سے بڑھاپے کی عمر میں جو لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام
کے زندگی وحیات کو نہیں مانتے وہ اس آیت کریمہ کو پڑھیں کہ صاف ارشاد ہوتا ہے کہ جیسے دودھ
پینے کی عمر میں لوگوں سے بڑی فصاحت کے ساتھ بات قدرت و حکمت الٰہی ہے ویسا ہی ہزاروں سال کے
بعد لوگوں سے بات کرنا بھی قدرت و حکمۃ بالغہ و کاملہ ہے جسکو خدا تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا
کہ کلام کریگا گود میں بچپن کی حالت میں اور پھر کلام کریگا ہزاراں سال کے بعد بوڑھاپے میں فی
المھد کے معنے ماں کی گود میں اور کھلا کے معنے بوڑھاپے کے ہیں وگرنہ اس آیت میں انکا بوڑھاپے
میں لوگوں سے باتیں کرنیکو بیان کی کیا ضرورت تھی بوڑھاپے میں تو ہر ایک بات کرتا ہے مگر یہاں حکمت
و قدرت بیان کرنی مقصود تھی چنانچہ ارشاد فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ
مَوْتِہٖ یعنے کوئی نہیں اہل کتاب سے کہ یہود اور نصاریٰ ہیں جو نہ ایمان لائیگا اُنکے زندہ ہونے پر پہلے اُنکے
مرجانیکے کہ یہ اب تک زندہ ہیں علاوہ اسکے قرآن مجید میں بہت آیتیں ہیں جن سے صاف صریح طور پر حضرت
عیسےٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا ثابت ہے جیسے کہ ارشاد ہوتا ہے قرآن حکیم میں وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَ

وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ ترجمہ نہیں قتل کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے اور نہ اسکو سولی چڑھایا
بلکہ مشابہت دیگئی واسطے اُنکے ساتھ ایک شخص دوسرے کے جسکا نام مرجبس تھا روایت ہے کہ جب
یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کے ارادہ پر پکڑنے گئے تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں
سے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص ہے جو اسپر راضی ہو کہ اللہ تعالےٰ اسکی صورت میری جیسی بنادے
اور میری جگہ سولی چڑھایا جاوے تو ایک جوان نے جسکا نام مرجبس تھا تین بار اسپر رضا
مندی کا اظہار کیا تب حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل پر ہوکر سولی چڑھا
گیا پس یہی معنی ہیں وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ کے جسکو ابن ابی حاتم و نسائی شریف و ابن منذر اور
ابن جریر وغیرہ محدثین نے بسند صحیح حبر الامتہ عالم القرآن حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ وہ جوان سولی چڑھایا گیا اور حضرت
عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے آسمانوں پر اٹھالیا جیسا کہ دوبارہ ارشاد فرماتے ہیں۔
خداوند تعالیٰ وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ یقیناً نہیں قتل کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو یہودیوں نے بلکہ اٹھالیا اسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف آسمانوں پر وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝
اور ہے اللہ تعالیٰ غالب قدرت وحکمت والا عادۃ و طریقہ اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ جب کسی بڑے اہم اور
قدرت و حکمت والے مضمون کو بیان کرنا ہو تو اسکے آخر میں اپنے ناموں سے کوئی نام مطابق مضمون
مذکور لگا دیتے ہیں جس سے اس مضمون کی اہمیت اور شان و عظمت اور قدرت و حکمت بآسانی
و سہل طریقہ انسان سمجھ جائے اور اسمیں کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہے جیسا کہ ایک کو دوسرے کی شکل پر
کردینا اور آسمانوں پر اٹھالینا قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے ہے ویسے ہی اپنے ناموں سے غالب قدرت
اور حکمت والا عزیز و حکیم آخر مضمون لگا دیا جس سے کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے الغرض حضرت عیسےٰ علیہ السلام
آسمانوں سے نازل ہوکر مسلمانوں سے ملاقات فرمائینگے اور رات بخوشی و آرام گذار کر صبح کو حضرت عیسےٰ
علیہ السلام دجال لعین پر اور لشکر اسلامی اسکے فوج پر حملہ آور ہونگے اور نہایت عظیم الشان جنگ ہوگا
اور دنیا پر کوئی کافر بیدین باقی نہیں رہیگا اور دجال مقام لُد میں جاکر قتل کردیا جائیگا تمام دنیا
کفر و شرک کی پلیدی سے پاک ہوجائیگی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عدل و انصاف
کے چمکاروں سے چمک اٹھیگی اور خیرات و برکات سے بھر جائیگی اور خوشرنگ باغ و بہار بن جائیگی

بعد میں حضرت مہدی علیہ السلام وفات پائینگے اور حضرت عیسے علیہ السلام پینتالیس ۴۵ برس تک زندہ رہینگے شادی کرینگے اولاد پیدا ہوگی بعد میں وفات پاکر حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما کے قریب دفنائے جائینگے۔

دربیان علامات کبریٰ

صحیح مسلم میں ہے فرمایا حضور صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا (۱) طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا (۲) وَالدَّجَّالُ (۳) وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ ترجمہ تین چیزیں علامات قیامت سے ہیں جب ظہور میں آئینگی تب نہیں نفع دیگا کسی کافر کو مسلمان ہونا اور کسی مسلمان کو گناہوں سے اسوقت توبہ یعنی در رحمت عام بند ہوجائیگا مخلوق پر اس لئے کہ خدا پر ایمان غیب کے ساتھ لانا فرض ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ یہ کتاب یعنی قرآن مجید جسمیں کوئی شک و شبہ نہیں ہدایت ہے واسطے متقیوں کے جو کہ ایمان لائے ہیں خدا تعالی پر ساتھ غیب کے یعنی یہ تینوں علامات کبریٰ ہیں جنکے ظاہر ہونے سے خداوند تعالی کی وحدانیت اور قیام قیامت پر پورا یقین حاصل ہوگا پس اس وقت کافروں کو خدا تعالی و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دیگا اور اسی طرح بے نماز زانی شرابی اور دیگر ہر قسم کے گناہ کرنیوالے کو توبہ سے **دوسری علامت کبریٰ** وہ طلوع آفتاب ہے مغرب کیطرف سے چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ الخ یہاں مراد لفظ بعض آیات سے طلوع آفتاب از جانب مغرب ہے یعنی ماہ ذی الحج میں یوم نحر کے بعد رات اسقدر لمبی ہوجائیگی کہ مسافر تنگدل کچھ خواب سے بیدار مویشی چراگاہ کیلئے بیقرار ہوجائینگے یہاں تک کہ لوگ ہیبت و بیچینی کیوجہ سے نالہ و زاری شروع کر کے توبہ توبہ کرنے لگینگے آخر تین چار رات کی مقدار کے برابر دراز ہونیکے بعد حالت اضطرابی میں آفتاب مانند چاند گرہن کے ایک قلیل روشنی کے ساتھ جانب مغرب سے طلوع کریگا اسوقت تمام لوگ خدائے قدوس کی واحدانیت کا اعتراف و اقرار کرلینگے مگر اس وقت کسی کو بھی اقرار و توبہ سے کچھ

فائدہ نہ ہوگا **تیسری علامت کبریٰ** اور وہ دَآبَّةُ الْاَرْضِ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ترجمہ جب قیامت کا وعدہ لوگوں پر پورا ہونیکو ہوگا۔ تو ہم زمین میں سے انکے لئے بطور نشانی ایک جانور نکالینگے وہ ان سے کہیگا لوگ خدا کی باتوں کا یقین نہیں کرتے تھے یعنی صفا جو ایک چھوٹی سی پہاڑی مکہ مکرمہ کے شرقی جانب واقع ہے زلزلہ سے پھٹ جائیگی جسمیں سے ایک نادر شکل کا جانور برآمد ہوگا بلحاظ شکل و شباہت کے سات جانوروں سے مشابہت رکھتا ہے چہرہ میں آدمیوں سے پاؤں میں اونٹ گردن میں گھوڑے سے دم میں بیل سے سر میں ہرن سے سینگھوں میں بارہ سنگے سے ہاتھوں میں بندر سے اور نہایت فصیح زبان ہوگا اسکے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہوگی تمام شہروں میں ایسی سرعت و تیزی کے ساتھ پھر جائیگا کہ کوئی فرد بشر اسکا تعاقب نہ کرسکیگا اور کوئی بھاگنے والا اس سے چھٹکارا نہ پاسکیگا۔ ہر شخص پر نشان لگاتا جائیگا اگر وہ صاحب ایمان ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے اسکی پیشانی پر ایک نورانی خط کھینچ دیگا جسکی وجہ سے اسکا تمام چہرہ منور ہوجائیگا اگر صاحب ایمان نہ ہو تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے اسکی ناک یا گردن پر سیاہ مہر لگائیگا یہانتک کہ اگر دسترخوان پر چند آدمی جمع ہوجائیں تو ہر ایک کے ایمان میں بخوبی امتیاز ہوسکیگا یہ جانور اس کام سے فارغ ہوکر غائب ہوجائیگا اسکے بعد نفخ صور تک ایکسو بیس سال کا عرصہ باقی رہیگا۔ قیام قیامت کی اول علامت یہ ہے کہ لوگ تین چار سال غفلت میں پڑے رہینگے یہانتک کہ کوئی شخص لفظ اللہ تعالی کا زبان پر نہ لائیگا اسقدر خدا تعالیٰ سے غافل و بے خبر ہونگے اور دنیاوی نعمتیں اموال اور شہوت رانی بکثرت ہوجائیگی کہ جمعہ کا دن جو یوم عاشورہ بھی ہوگا صبح ہوتے ہی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوجائینگے کہ ناگاہ ایک باریک لمبی آواز آدمیونکو سنائی دیگی یہی نفخ صور ہوگا کہتے ہیں حضرت اسرافیل علیہ السلام صور یعنی قرنا دہن کیساتھ لگایا ہوا ایک پاؤں آگے اور ایک پیچھے کمر ٹیڑھی کی ہوئی منتظر کھڑا ہے کہ جب رب العالمین کیطرف سے حکم ملے تو صور پھونکے پس بحکم الہی جب صور میں پھونکینگے تو رفتہ رفتہ یہ آواز مانند کڑک بجلی کے سخت و بلند ہوتی جائیگی آدمیوں میں اس کی وجہ سے بڑی بیچینی و بیقراری پھیل جائیگی جب وہ پوری سختی پر آجائے تو لوگ خوف و ہیبت کیوجہ سے مرنے شروع ہوجائینگے زمین میں زلزلہ آئیگا جسکے ڈر سے لوگ گھروں کو چھوڑ کر جنگل کیطرف دوڑیں گے

اور جنگل کے وحشی جانور خائف ہوکر شہروں کی طرف بھاگینگے زمین جا بجا شق ہو جائیگی سمندر اہل قرب وجوار کے مواضعات پر چڑھ جائیگا آگ بجھ جائیگی نہایت محکم و بلند پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر تیز ہوا کے چلنے سی ریت کے موافق اڑینگے گرد وغبار کے اٹھنے اور آندھیوں کے آنے کے سبب جہان تیرہ و تیرہ ہو جائیگا زمین مثل کشتی طوفان حضرت نوح علیہ السلام میں اُبالیاں کھاتی ہوگی اور پھر آواز نفخ صور کے نہایت ہولناک ہونے پر آسمان پھٹ جائیگا ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائینگے زمین از مشرق تا مغرب ہموار ہو جائیگی تمام پتھر و سخت اشیاء ہوائے نفخ صور سی مثل روئی کے ہو جائینگے نفخ صور کے مسلسل چھ ماہ تک پھونکنے کے بعد نہ زمین و آسمان رہیگا نہ ستارے نہ پہاڑ نہ سمندر اور کوئی جیسا کہ قرآن مجید میں خداوند تعالے نے ارشاد فرماتا ہی كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ترجمہ ہر چیز جاندار و غیر جاندار سب ہلاک ہونیوالی ہی مگر ذات بابرکات اللہ تعالیٰ ہی کی باقی رہنے والی ہے اسی کے لیے حکم و ملکیت اور اسی کیطرف سب نے لوٹنا ہے اور جب سوائے ذات باری تعالیٰ کوئی اور باقی نہ رہیگا تو خداوند رب العزت فرمائیگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۚ کس کے لئے ہی آج دن کی سلطنت و بادشاہت؟ پھر خود ہی ارشاد فرمائیگا ۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی اللہ تعالے واحد القہار ہی کے لئے ہی پھر ایک مدت کے بعد خداوند تعالے اسرافیل علیہ السلام کو حکم فرمائیگا کہ صور میں پوری طاقت سے پھونکیں اور خداوند تعالے خود ارشاد فرمائیگا قسم ہے میری عزت و جلال کی کہ کوئی روح تمام مخلوقات کے ارواحوں سی اپنے اپنے قالب سے خطا نہ کریگی اور اسی صور دوم کے پھونکنے سی تمام مخلوق کی جسمیں تیار ہوکر ذی روح ہو جائینگی اور صور سوم کے پھونکنے سی زمین پھٹکر تمام مخلوقات برآمد ہوگی اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر کھڑا رہیگا اور آسمان کو دیکھینگے کہ وہ شق ہو گیا ہے اور ستارے گر گئے ہیں اور سورج لپیٹ ڈالا گیا ہے اور چاند بے نور ہی اور زمین بدل گئی ہے اور سمندر سوکھا ہے اور پہاڑوں کا نام و نشان تک نہیں اور دوزخ نہایت ہولناک آواز سے گرجتی ہے اور خدائے رحمٰن کا تخت زمین پر موجود ہے اور فرشتے صف بصف کھڑے ہیں اور بہشت ہزاروں زیب و زینت سی سامنے موجود ہی الغرض جب تمام کارعدالت و قدرت و حساب کتاب دیکھینگے کہ تول و میزان قائم ہی اور بعض فرشتے اعمال نامے لئے کھڑے ہوئے ہیں تب کہینگے ۔ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا اے افسوس

کس نے ہم کو اپنی آرام گاہ سی جگایا کس نے ہماری خوابگاہوں سے ہمکو اٹھایا پھر ندا ہوگی هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یہ وہی دن ہی جسکے بارہ میں خدائے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا. اور پیغمبر اس کی تصدیق کے لئے بھیجے تھے ۔ تب خوف خدا سے چھوٹے چھوٹے بچے بوڑھے ہو جائینگے اور حساب کے لئے سب کو بلایا جائیگا ۔ کہ اے لوگو آؤ طرف خدا کی حساب کتاب کے لیے اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ آج کے دن جزا و سزا دی جائیگی ہر نفس کو جو اس نے عمل کیا دنیا میں نیکی و بدی سی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۚ پس جو کوئی عمل کرے نیک بمقدار ایک ذرہ کے ضرور دیکھ لیگا اسکو وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۚ اور جو کوئی عمل بد کرے ایک ذرہ کے مقدار دیکھ لیگا اس کو اس وقت کہ خدا سی کوئی عمل نیک و بد پوشیدہ نہیں بلکہ ارشاد فرماتا ہے اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ترجمہ اگرچہ ہو نیکی مقدار رائی کے دانہ کی پتھر یا آسمانوں کی یا زمینوں کے ضرور اسکو لاکر حاضر کریگا تحقیق اللہ تعالیٰ بڑا ہی باریک بین اور ذی علم و قدرت ہی قیامت کو اگر کوئی ساٹھ پیغمبروں کی عبادت رکھتا ہو تو بھی کہیگا آج کے لئے میں نے کچھ نہ جمع کیا چہ جائے کہ کوئی عمل نیک سی خالی ہو خداوند تعالے فرماتا ہی وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ﹰالْحَقُّ اسدن نیکی بدی کی تول ضرور ہی فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ پس جسکے عمل نیک تول میں زیادہ آئینگے وہ بیچ زندگانی خوشی کے رہیگا اور جسکی نیکیاں کم ہوئیں بدیوں سے فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۭ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۭ نَارٌ حَامِيَةٌ ۭ پس جگہ اسکی ہاویہ ہی جو بہت ہی سخت گرم آگ والی دوزخ ہی اور جو نیک عمل لیکر حاضر ہوگا حضور الٰہی میں اسے کہا جائیگا ۔ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۔ یعنی سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ جنت میں اور جو بدی لیکر آئیگا اللہ کے حضور میں تو اسی اوندھا دوزخ میں دھکیل دیا جائیگا اور کہا جائیگا چکھو بدلہ اپنی عمل کا حدیث شریف میں ہی کہ پلصراط سے ادہر کئی صحرا ہیں انمیں بہت سی درخت ہیں اور ہر درخت کے نیچے دو چشمے جاری ہیں ایک داہنے اور ایک بائیں سو اہل ایمان جو پلصراط سی گذر کر اتر ینگے اور آفتاب کی گرمی سے تشنہ ہونگے ان چشموں میں سی ایک کا پانی پینگے جونہی وہ پانی سینے تک پہنچیگا تمام خباثت و ناپاکیاں دل کی پاک کر ڈالیگا پھر جب شکم میں پہنچیگا خون اور بول غلاظت وغیرہ سب کو پاک کر ڈالیگا اور ان کا

ظاہر و باطن سب پاک و صاف ہو جائیگا بعدازاں دوسرے چشمے میں نہائینگے سو اُنکے منہ چودہویں رات کے چاند جیسے روشن ہو جائینگے اور اُنکے بدنوں کی کھال حریر و ابریشم سے زیادہ ملائم ہو جائیگی اور اُنکے اجسام مشک و عنبر کے مانند خوشبودار ہو جائینگے بعدازاں جنت کے دروازہ میں پہنچکر فرشتوں سے سلام سنینگے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ ط سلام ہو تم پر داخل ہو اسمیں ہمیشہ رہنے کیلئے تب کہینگے جنتی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْ نِ الَّذِيْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ کہینگے شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جسنے دور کیا غم ہم سے بیشک ہمارا رب بخشتا ہے قبول کرتا ہے جسنے اتارا ہم کو ہمیشہ رہنے کی جگہ اپنے فضل سے نہ پہنچیگی اسمیں ہمکو مشقت اور نہ پہنچیگا ہم کو تھکنا تب حوریں نکل آئینگی اور ہر ایک اپنے شوہر کے گلے سے لپٹ کر ملینگی اور کہتی ہونگی کہ تو میرا محبوب ہے اور میں تجھ سے خوش ہوں اور کبھی ناراض نہ ہونگی اور پھر اپنے محلوں و برجوں میں لیجائینگی۔ وہاں ستر تخت ہونگے نہایت طول و عریض ہر تخت پر ستر چھپر کھٹ اور ہر ایک چھپر کھٹ پر ایک حسین اور جمیل حور ستر حلے پہنے ہوئے اور باوجود اسکے لباس کے پردے سے جسم کا نور نمایاں ہوگا۔ بمثل فانوس کے ہو جلی شمع اور بہشت کی عورتوں کے بال ایسے نورانی ہیں کہ ایک بال زمین پر گرے تو زمین چمک اٹھے گویا ہر ایک بال سورج کے کرن ہے حدیث شریف میں ہے کہ حوروں کا چہرہ چار رنگ سے بنایا گیا ہے سفید اور سبز اور زرد اور سرخ اور پاؤں اُنکے زانو تک نفیس زعفران سے بنے ہوئے ہیں اور زانوں سے سر تک کافور اور مشک اور عنبر سے اور بال قرنفل سے یعنی اصل و سرشت ان کی ان چیزوں سے ہے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کی اصل و سرشت مٹی سے اور شیطان کی آگ سے اور حوریں ایسی معطر و مطیب ہیں کہ اگر کوئی ان میں سے دنیا میں تھوک دے تو تمام عالم مشک کی خوشبو سے بھر جائے اور ہر ایک کے سینے پر حق تعالےٰ کا نام اور اسکے شوہر کا نام لکھا ہے اور ہر ایک کے ہاتھ میں دس دس کنگن زر و جواہر کے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب اللہ تعالےٰ نے جنت عدن پیدا کیا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اس میں سیر کرے اور دیکھے پس ناگاہ ایک حور محل سے نکل کر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سامنے مسکرائی

تمام جنت عدن اسکے دانتوں کی چمک سے روشن ہو گئی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام غش میں آ کر گر پڑے اور جانا کہ یہ خدا تعالیٰ و تقدس کا نور ہے آواز آئی کہ اے امین اللہ سر اٹھا اور اس سے کلام کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے آپ کو سنبھالا اور ماں سے کہا سُبْحَانَ الَّذِيْ خَلَقَكِ کیا پاک و نرالی ذات ہے وہ جس نے پیدا کیا تجھ کو بولی یا امین اللہ کیا تم جانتے ہو کہ کس کے لیے پیدا کیا ہے مجھ کو کہا نہیں کہا مجھے اسکے واسطے پیدا کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اپنی ہوائے نفس پر مقدم رکھے فرمایا آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم نے معراج کو میں نے بہشت میں دیکھا ملائکہ کو محل دیوان ملمع بناتے ہیں یعنی ایک چاندی کی اینٹ رکھتے ہیں اور ایک سونے کی جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے اور مشک یعنی کستوری اور زعفران کے گارے سے بنی ہوئی ہیں اسکی سڑکیں اور پٹڑیاں زمرد و یاقوت اور بلور سے اسکے باغیچے نہایت پاکیزہ جنہیں جابجا زمرد یاقوت اور موتی وغیرہ پڑے ہیں اسکے درختوں کی چھالیں طلائی و نقرائی ہیں شاخیں بے خار و بے خزاں ہیں ان کے درختوں کے میووں میں دنیا کے گوناگون لذتیں ہیں ان کے نیچے ایسی نہریں ہیں جنکے کنارے پاکیزہ اور جواہرات سے مرصع ہیں اور ان نہروں کی چار قسمیں ہیں ایک وہ کہ جسکا پانی نہایت شیریں و خنک ہے دوسرے وہ جو ایسے دودھ سے لبریز ہیں جسکا مزہ نہیں بگڑتا تیسری ایسی شراب کی ہیں جو نہایت فرحت افزا و خوش رنگ ہے چوتھی نہایت صاف و شفاف شہد کی ہے علاوہ اسکے تین قسم کے چشمے ہیں ایک کا نام کافور ہے جسکی خاصیت خنکی ہے دوسرے کا زنجبیل ہے جسکو سلسبیل بھی کہتے ہیں اسکی خاصیت گرم ہے مثل چائے اور قہوہ کے تیسرے کا نام تسنیم ہے جو نہایت لطافت کیساتھ ہوا میں معلق جاری ہیں ان تینوں چشموں کا پانی مقربین کے لئے مخصوص ہے لیکن اصحاب یمین کو بھی جو ان سے کمتر ہیں ان میں سے سربمہر گلاس مرحمت ہونگے جو پانی پینے کے وقت گلاب اور کیوڑہ کی طرح اس میں تھوڑا تھوڑا ملا کر پیا کرینگے اور دیدار الٰہی کے وقت ایک اور چیز عنایت ہوگی جسکا نام شراب طہور ہے جو ان تمام چیزوں سے اعلےٰ و افضل ہے جنت کے درخت باوجود نہایت بلند و بزرگ و سایہ دار ہونیکے اس قدر باشعور ہیں کہ جس وقت کوئی جنتی کسی میوہ کو

رغبت کی نگاہ سے دیکھے گا تو اسکی شاخ اسقدر نیچے کو جھک جائیگی کہ بغیر کسی مشقت کے اسکو توڑ لیا کریگا
جنت کے فرش و فروش و لباس وغیرہ نہایت عمدہ و پاکیزہ ہیں اور ہر شخص کو کورے لباس
عطا کئے جائینگے جو اسکو مرغوب ہونگے اور مختلف اقسام کے لباس ہونگے۔ سندس استبرق
اطلس زربفت وغیرہ بعض ان میں سے ایسے باریک و نازک ہونگے کہ ستر تہوں میں سے بھی بدن
نظر آئیگا جنت میں نہ سردی ہے نہ گرمی نہ آفتاب کی شعاعیں نہ تاریکی بلکہ ایسی حالت ہے جیسی طلوع
آفتاب سے کچھ پیشتر ہوتی ہے مگر روشنی میں ہزار ہا درجہ اس سے برتر ہوگی جو عرش کے نور سے ہوگی نہ کہ چاند
سورج کی چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے اگر وہاں کا لباس و زیور زمین پر لایا جائے تو وہ اپنی چمک
دمک سے جہان کو اس قدر روشن کردیگا کہ آفتاب کی روشنی اسکے آگے ماند پڑجائیگی جنت میں ظاہری
کثافت و غلاظت یعنی پیشاب پائخانہ۔ حدث تھوک بلغم ناک رینٹھ پسینہ و میل بدن وغیرہ
وغیرہ بالکل نہ ہونگے صرف سر پر بال ہونگے اور داڑھی و مونچھ و دیگر قسم کے بال جو جوانی میں پیدا
ہوتے ہیں مثلاً زیر ناف وغیرہ کے بالکل نہ ہونگے اور نہ کوئی بیماری ہوگی اور باطنی کثافتیں
یعنی کینہ و بغض و حسد و تکبر و عجب جو مثل غیبت وغیرہ سے دل صاف ہونگے سونے کی حاجت نہ ہوگی
اور خلوت و استراحت کیلئے پردہ والے مکانوں میں میلان کرینگے ملاقات اور ترتیب مجلس کیوقت
صحن اور سبزہ زاروں میں میلان کرینگے انکی غذاؤنکا فضلہ خوشبودار ڈکاروں اور معطر پسینہ سے دفعہ ہوا
کریگا جسقدر کھائینگے فوراً ہضم ہو جایا کریگا بدہضمی و گرانی شکم کا نام تک نہ ہوگا جماع و ہم صحبت
ہونے میں نہایت حظ حاصل ہوگا اور انزال ایک نہایت فرحت بخش ہوا کے نکلنے سے ہوا
کریگا نہ منی سے جماع کے بعد عورتیں پھر باکرہ ہو جایا کرینگی مگر بکارت کے ازالہ کی تکلیف اور خون وغیرہ
سے پاک ہونگی سیر و تفریح کیواسطے ہوائی سواریاں اور تخت ہونگے اور مکان یاقوت موتی زمرد یا دیگر جواہرات سے رنگ
برنگ بنے ہونگے جنکی بلندیاں و عرض یکساں ہونگے کیونکہ قاعدہ ہے کسی مکان کی اگر بلندی و عرض یکساں نہ ہو تو
مکان ناموزوں ہوتا ہے جنتیوں کی خدمت و راحت و آسائش و آرام وغیرہ کیلئے حور و غلمان و ازواج موجود
ہونگی جنت آٹھ ہیں جنمیں سات تو سکونت کیلئے مخصوص ہیں اور آٹھویں دیدار الٰہی کیلئے جسکو بارگاہ الٰہی بھی کہہ سکتے
ہیں جنتوں کے نام حسب ذیل ہیں (۱) جَنَّتُ الْمَاوٰی (۲) دار المقام (۳) دَارُ السَّلَام (۴) دَارُ الْخُلْد
(۵) جَنَّتُ النَّعِیْم (۶) جَنَّتُ الْفِرْدَوْس (۷) جَنَّتُ الْعَدْن (۸) جنت۔ جنت الفردوس تمام

جنتوں سے برتر و اعلیٰ ہے اور اسمیں سے بہترین طبقہ جنت العدن ہے جہاں تجلیات الٰہی نمودار ہوتی ہیں اور گوناگوں بے اندازہ
نعمتیں عطا فرمائی جاتی ہیں مگر آٹھویں جنت میں علما کا اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ وہ علیین ہے لیکن قرآن مجید میں یہ آیا ہے کہ علیین اہل جنت کا دفتر اور مقرب فرشتوں اور بنی آدم کی
حاضری کا مقام ہے نہ کہ طبقہ جنت بعض علماء نے اسکو جنت کہا ہے اور اسکی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ مسلمان
اسمیں مشک کے ٹیلوں پر جمع ہونگے پس ایک ہوا چلیگی کہ جس سے مشک اڑکر انکے کپڑے اور چہرہ پر پڑیگا اور ان کی
معطری پہلے سے دوگنی ہو جائیگی اسی اثنا میں خدائے قدس کی تجلیات کا ظہور ہوگا جس سے ہر شخص کو بقدر
استعداد انوار و برکات مرحمت ہونگے اور کلام بھی ہوگی حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمتہ اللہ تعالےٰ
علیہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں اس کا نام مقعد الصدق معلوم ہوتا ہے کیونکہ آیت کریمہ اِنَّ
الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ سے یہی مفہوم ہوتا ہے ایک آیت
میں آیا ہے کہ جنت کے درجے عدد میں اتنے ہیں جتنی کلام مجید کی آیتیں اور تمام درجوں سے برتر و بالا درجہ وہ ہے
کہ جسکا نام وسیلہ ہے اور یہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مخصوص ہے اسکا خاصہ یہ ہے کہ اسکا رہنے والا
وزیر کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اہل جنت میں سے کسیکو کوئی نعمت بغیر اسکے طفیل کے نہ پہنچیگی اور یہ طبقے اسطرح ایک دوسرے
پر حائل نہیں ہیں جیسے مکانوں کی چھتیں بلکہ تمام کی چھت عرش الٰہی ہے اور یہ اس طریق پر ہیں جیسے باغ کی نیچے کا
حصہ اوپر کا حصہ اور ان درجات کی وسعت پر سوائے رب العزت کوئی احاطہ نہیں پا سکتا ہے اور نیچے کی درجہ والوں
کو اوپر کے درجہ والے اس طرح نظر آئینگے گویا آسمان کے کنارے پر ستارے ہیں اسقدر معلوم ہے کہ جنت الماوی
سب سے نیچے جنت العدن وسط میں اور جنت الفردوس سب سے اوپر ہے جنت میں سو ادنے شخص کو دنیاوی آرزو
سے دس گنا مرحمت ہوگا۔ اور بعض روایتوں میں ہے کہ ادنے شخص اہل جنت کی ملک و حشم و خدم اسباب لذت وغیرہ
اسی سال کی مسافت کے برابر پھیلاؤ میں ہونگے اور جنت کے بعض بڑے بڑے میوے ایسے ہونگے کہ جس وقت
اسکو توڑیگا تو اسمیں سے نہایت خوبصورت عورت پاکیزہ مع لباس فاخرہ و زیور کے برآمد ہوگی اور اپنے خاوند
کی ہمنشین و خدمتگذار ہوگی اہل جنت کی قد و قامت مانند حضرت آدم علیہ السلام کے ساٹھ گز ساٹھ ہاتھ
ہونگے اور دیگر اعضا بھی اسی قد و قامت کی مناسبت ہونگے بلحاظ صورت نہایت حسین و جمیل ہونگے اور
ہر ایک عین شباب کیحالت میں ہوگا۔ ذکر الٰہی اسطرح بے تکلف دل اور زبانوں پر جاری ہوگا جیسا کہ دنیا میں
سانس اور جنت کی نعمتوں سے جیسے بدن کو لذت حاصل ہوگی اسیطرح باطنی لذت یعنی انوار و تجلیات الٰہی بھی

حاصل ہوتی رہیگی مثلاً جنت میں ایکدرخت ہی جسکا نام سبحان اللہ ہی جیسا کہ ذائقہ میں لذت دیتا ہی اسیطرح خدا تعالی کی تنزیہ وتسبیح کی لذت سی آگاہ کرتا ہی جنت کی سب سے بہتر وافضل نعمت دیدار الٰہی ہی دیدار الٰہی سی مشرف ہونیکی حیثیت سے لوگونکی چار قسمیں ہونگی۔ ایک تو وہ جو سال بھر میں ایک دفعہ دوسرے وہ جو ہر جمعہ کو تیسرے وہ جو دن میں دو دفعہ مشرف ہونگے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ صبح وعصر کی نماز نہایت خشوع وخضوع کیساتھ پڑھنے سی اس دیدار میں بڑی مدد ملتی ہی چھوٹی جماعت اخص الخاص بمنزلۂ غلمان وخدام ہر وقت بارگاہ الٰہی میں حاضر رہیں گے طریقۂ دیدار یہ ہوگا کہ سات طبقوں کے اوپر آٹھویں طبقہ میں ایک کشادہ وسیع میدان زیر عرش موجود ہی وہاں زمرد یاقوت موتی چاندی اور سونے وغیرہ کی کرسیاں حسب مراتب رکھی جائینگی اور جن لوگوں کے لئے کرسیاں نہیں انکو مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بٹھائینگے اور ہر ایک شخص اپنی جگہ نہایت خوش وخرم ہوگا دوسروں کے مراتب کی افزونی کیوجہ سی اسکو کسی طرح کا خیال نہ ہوگا اور اس اثنا میں ایک نہایت فرحت افزا ہوا چلکر ان پر ایسی ایسی پاکیزہ خوشبوئیں چھڑک دیگی جو انہوں نے کبھی نہ دیکھی ہونگی بہشت میں اسوقت خداوند کریم ان پر اسی طور جلوہ افروز ہوگا کہ کوئی شخص ایک دوسرے کی درمیان حائل نہ ہوگا اور ہر شخص کو اسقدر قرب حاصل ہوگا کہ وہ اپنی دل کے رازوں کو اسطرح عرض کریگا کہ دوسرے کو خبر نہ ہوگی اور خدائے قدوس کا خطاب سنیگا اور جواب دیگا اسی اثنا میں حکم ہوگا کہ شراب طہور اور نہایت لذیذ نعمتوں سے انکو سرفراز کرو دیدار الٰہی کرنیوالونکو اسقدر استغراق ہوگا کہ لذت دیدار کے سوا تمام نعمتیں بھول جائینگی جب یہاں سے رخصت ہونگے تو راستہ میں ایک بازار دیکھینگے جسمیں ایسی ایسی تحفے تحائف مہیا ہونگے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے ہونگے اور نہ کسی کان نے سنے ہونگے جو شخص جسکا طالب ہوگا مرحمت کیجائینگی جنت میں تین قسم کے راگ ہونگے ایک تو یہ کہ جسوقت ہوا چلیگی تو درخت طوبیٰ کے ہر پتے وشاخ سی خوش الحان آوازیں سنائی دینگی جس سے سامعین محو ہو جایا کرینگے اور جنت میں کوئی گھر یا حجرہ ایسا نہ ہوگا کہ جسمیں درخت طوبیٰ کی شاخ نہ ہو جیسا کہ سورج تو چوتھے آسمان میں ہے لیکن دنیا میں کوئی گھر نہیں جسمیں اسکی روشنی موجود نہ ہو دوم جسطرح شادی بیاہ وغیرہ میں ترتیب استماع واجتماع کرتے ہیں اس طرح جنت میں حوریں اپنی خوش الحانیوں سے ہر روز اپنی مالکونکو محظوظ کرینگی تیسرے یہ کہ دیدار الٰہی کیوقت بعض مقرب خوش الحان بندونکو جیسے حضرت اسرافیل علیہ السلام وحضرت داؤد علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ خدا کی پاکی بیان کرو اسوقت ایک ایسا عجب لطف حاصل

ہوگا کہ تمام سامعین پر وجد طاری ہو جائیگا خدام اہل بہشت تین قسم کے ہونگے ایک ملائکہ جو خدائے قدوس اور انکے مابین بطور قاصد ہونگے دوم غلمان یعنی لڑکے جو حوروں کیطرح خدا تعالی کی مخلوق ہیں وہ ہمیشہ ایک عمر رہینگے اور مثل بکھرے ہوئے موتیوں کی چاروں طرف خدمت کرتے پھرینگے جیسا کہ سورت دہر وسورت واقعہ میں آیا ہی تیسری قسم اولاد مشرکین جو قبل از بلوغ انتقال کر چکی ہونگی بطور خدام رہینگے۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَاَمِتْنَا عَلٰى مِلَّتِ خَيْرِ الْاَنَامِ صَلَوٰةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَالسَّلَامُ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ط وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

جاننا چاہئے کہ ہم اور ہماری دعائیں اس قابل نہیں کہ دربار الٰہی میں درجۂ قبولیت پا سکیں مگر ان بزرگان دین واولیاء اللہ کے وسیلہ سے جو خدا تعالی کی دربار میں مقبول ہیں قرآن مجید میں ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ یعنی سوائے اسکے نہیں کہ خدا تعالی تو انہی کے عمل ودعا قبول فرماتا ہی جو متقی ہیں اور دوسری جگہ قرآن مجید میں یوں ارشاد فرماتے ہیں اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ یعنے سوائے اسکے نہیں کہ خدائے تعالی تو انہی کے عمل ودعا قبول فرماتے ہیں جو فرمانبردار ہیں اور متقی وہ ہوتا ہی جو خدا تعالی پر ایمان بالغیب لاکر نماز وروزہ وزکوٰۃ کا پابند ہو اور گناہوں سے ڈرتا ہو اور نیکی میں ترقی کرتا ہو پس یہاں خاندان قادریہ غفوریہ کی اولیاء اللہ کا شجرہ شریف سلسلہ وار تا حضرت سید الابرار خاتم المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا جاتا ہے تاکہ عوام اپنی ہر مشکلات کیلئے ان سے توصل اختیار کریں طریقہ انسے توسل اختیار کرنیکا یہ ہی کہ بعد نماز صبح اور نماز عصر دو سو ہزار دو ہزار جتنا بھی ہو سکے ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کرکے گیارہ بار قل شریف پڑھکر بروح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی آل واصحاب وجمیع اولیاء والمومنین بخشکر اس شجرہ شریف کو پڑھے اور اللہ تعالے اسے اپنی حاجت انکے وسیلہ سی طلب کرے تو انشاء اللہ مراد پوری ہوگی

شجرہ شریف قادریہ غفوریہ

الٰہی بحرمت سلطان اولیا، وراہنمائے اذکیا چھاچھی الوطن حضرو شریف المسکن المعروف بغوث زمان منبع اسرار الرحمن حضرت شیخ المشائخ سیدی مولائی ومرشدی المسمی باسم الشریف فضل الٰہی حضروی رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ المشہور لغوث سیدی ومولائی۔

عبدالغفور صاحب صواتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت محمد شعیب صاحب
تودیری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت حافظ محمد صاحب عمرزئی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت محمد صدیق صاحب لشنوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ
المشائخ حضرت جنید صاحب پشاوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ احمد
صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شاہ عالم صاحب دہلوی رحمۃ
اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شاہ منور صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ
حضرت شاہ دولہ صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت غوث الاعظم
عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت ابوسعید صاحب مبارک
مخدومی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت ابوالحسن صاحب الہکاری رحمۃ اللہ
علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت ابوالفرح یوسف صاحب طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت
شیخ المشائخ حضرت عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت ابوبکر صاحب شبلی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت جنید صاحب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت عبداللہ
صاحب سری سقطی صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت معروف کرخی صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی
بحرمت شیخ المشائخ حضرت داؤد طائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت حبیب عجمی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت حسن بصری صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت
مولی المسلمین امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت سید المرسلین و رحمۃ للعالمین
و خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و بارک و سلم تسلیماً کثیراً کثیراً الٰہی بحرمت
ذاتِک العالِمُ الغیبِ والشہادۃِ الرحمٰنِ الرحیمِ الملکِ القدوسِ السلامِ المؤمنِ المہیمنِ العزیزِ الجبارِ المتکبرِ
الخالقِ البارئِ المصورِ العزیزِ الحکیمِ مرادات مشروعات این بیچارہ برآوردہ خیر گردانی بمنک و کمالِ
کرمِکَ آمین وسلامٌ علی المرسلین والحمدُ للہِ ربِّ العالمین ۵ تمت

الٰہی بحرمت بزرگان حضرات خاندان چشتیہ اہل بہشتیہ و بحرمت بزرگان خاندان قادریہ عظیمہ و بحرمت بزرگان
خاندان نقشبندیہ و بحرمت بزرگان خاندان سہروردیہ و بحرمت خلفاء الراشدین و بحرمت انبیاء والمرسلین اللّٰھم اغفر لکاتب
ھذہ الشجرۃ المبارکۃ ولوالدیہ واختمہ من الدنیا بالایمان وارزقہ حلالاً طیباً واحفظہ عن الحرام یا ارحم الراحمین